50

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا 34 واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

9 تا 15 رجب المرجب 1447ھ/ 30 دسمبر 2025ء تا 5 جنوری 2026ء

اس شمارے میں

قائد اعظم کا پاکستان!

عرش کے فرشتے دعا گو ہیں: مگر کن کے لیے؟

پاک افواج کا نظریاتی تشخص

تھرتھراتا ہے جہانِ چار سو....

جھوٹ کی تین قسمیں

اشاریۂ مضامین ندائے خلافت 2025ء

دنیا میں اچھے بُرے حالات کی حقیقت

''جب کوئی شخص یا قوم ایک طرف توحق سے منحرف اور فسق و فجور اور ظلم وطغیان میں مبتلا ہو، اور دوسری طرف اُس پر نعمتوں کی بارش ہو رہی ہو، تو عقل اور قرآن دونوں کی رو سے یہ اس بات کی کھلی علامت ہے کہ خدا نے اُس کو شدید تر آزمائش میں ڈال دیا ہے اور اس پر خدا کی رحمت نہیں بلکہ اُس کا غضب مسلط ہو گیا ہے۔ اُسے غلطی پر چوٹ لگتی تو اس کے معنی یہ ہوتے کہ خدا ابھی اُس پر مہربان ہے، اُسے تنبیہ کر رہا ہے اور سنبھلنے کا موقع دے رہا ہے۔ لیکن غلطی پر ''انعام'' یہ معنی رکھتا ہے کہ اُسے سخت سزا دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اور اُس کی کشتی اس لیے تیر رہی ہے کہ خوب بھر کر ڈوبے۔ اس کے برعکس جہاں ایک طرف سچی خدا پرستی ہو، اخلاق کی پاکیزگی ہو، معاملات میں راست بازی ہو، خلقِ خدا کے ساتھ حسنِ سلوک اور رحمت و شفقت ہو، اور دوسری طرف مصائب اور شدائد اُس پر موسلا دھار برس رہے ہوں اور چوٹوں پر چوٹیں اُسے لگ رہی ہوں، تو یہ خدا کے غضب کی نہیں، اُس کی رحمت ہی کی علامت ہے۔ 'سنار' اس سونے کو تپا رہا ہے، تا کہ خوب نکھر جائے اور دنیا پر اُس کا کامل المعیار ہونا ثابت ہو جائے۔ دنیا کے بازار میں اس کی قیمت نہ بھی اُٹھے تو پروا نہیں، 'سنار' خود اس کی قیمت دے گا، بلکہ اپنے فضل سے مزید عطا کرے گا۔ اُس کے مصائب اگر غضب کا پہلو رکھتے ہیں تو خود اُس کے لیے نہیں بلکہ اُس کے دشمنوں ہی کے لیے رکھتے ہیں، یا پھر اس سوسائٹی کے لیے جس میں صالحین ستائے جائیں اور فساق نوازے جائیں۔''

سید مودودی
تفہیم القرآن
(سورۂ مومنون آیت 56)

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

مصیبت کے وقت اللہ ہی یاد آتا ہے!

سُورۃُ الرُّوم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 33، 34

وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوۡا رَبَّہُمۡ مُّنِیۡبِیۡنَ اِلَیۡہِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَہُمۡ مِّنۡہُ رَحۡمَۃً اِذَا فَرِیۡقٌ مِّنۡہُمۡ بِرَبِّہِمۡ یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۳۳﴾ لِیَکۡفُرُوۡا بِمَاۤ اٰتَیۡنٰہُمۡ ؕ فَتَمَتَّعُوۡا ٝ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۴﴾

آیت: ۳۳ ﴿وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوۡا رَبَّہُمۡ مُّنِیۡبِیۡنَ اِلَیۡہِ﴾ ’’اور جب انسانوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ پکارتے ہیں، اپنے رب کو اُسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے‘‘

﴿ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَہُمۡ مِّنۡہُ رَحۡمَۃً اِذَا فَرِیۡقٌ مِّنۡہُمۡ بِرَبِّہِمۡ یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۳۳﴾﴾ ’’پھر جب وہ اُنہیں اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو جبھی اُن میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔‘‘

آیت: ۳۴ ﴿لِیَکۡفُرُوۡا بِمَاۤ اٰتَیۡنٰہُمۡ ؕ﴾ ’’تاکہ ناشکری کریں اُس کی جو کچھ ہم نے اُنہیں عطا کیا ہے۔‘‘

یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور صلاحیتوں کو اللہ کی نافرمانی میں استعمال کر کے عملی طور پر اُس کی ناشکری کا ثبوت دیں۔

﴿فَتَمَتَّعُوۡا ٝ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۴﴾﴾ ’’تو ٹھیک ہے (چند روزہ زندگی کا) فائدہ اُٹھا لو، پھر جلدی ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا۔‘‘

یہ وہی انداز ہے جو سورۃ التکاثر میں آیا ہے: ﴿کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳﴾ ثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴﴾﴾ کہ تمہاری یہ زندگی چند روزہ ہے، اِس محدود مہلت میں تم اپنی من مانیوں کے مزے اڑا لو۔ بالآخر تم نے ہمارے پاس ہی آنا ہے اور وہ وقت دور بھی نہیں۔ چنانچہ بہت جلد اصل حقائق تم پر منکشف ہو جائیں گے۔

درس حدیث

اللہ کی راہ میں جہاد

عَنۡ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنۡ مَّاتَ وَلَمۡ یَغۡزُ وَلَمۡ یُحَدِّثۡ بِہٖ نَفۡسَہٗ مَاتَ عَلٰی شُعۡبَۃٍ مِنۡ نِفَاقٍ)) (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص نے اِس حال میں انتقال کیا کہ نہ تو کبھی جہاد (قتال) میں عملی حصہ لیا اور نہ کبھی جہاد کا سوچا (یعنی نہ اس کی نیت کی) تو اس نے ایک قسم کے نفاق کی حالت میں انتقال کیا۔‘‘

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

رضاء الحق

قائدِ اعظم کا پاکستان!

اگرچہ پاکستان کا قیام قائد اعظم کی قیادت میں مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد کا نتیجہ تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ''پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ'' کے ایمان افروز اور ولولہ انگیز نعرے نے اس سیاسی جدوجہد کو ایسی قوت بخش دی تھی کہ انگریز حکمران اور ہندوؤں کی جماعت آل انڈیا کانگرس دونوں ''متحدہ ہند'' کے مؤقف سے پسپا ہونے پر مجبور ہو گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور قیام پاکستان کے ڈیڑھ سال بعد 1949ء میں قراردادِ مقاصد منظور ہو گئی جس سے ریاست کی سمت بجا طور پر متعین ہو گئی۔ اس پر مستزاد یہ کہ پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے 31 جید علماء نے 22 متفقہ نکات پر مشتمل متفقہ فارمولا پیش کیا کہ پاکستان کو جدید دور کی اسلامی فلاحی ریاست کیسے بنایا جا سکتا ہے اور نفاذِ اسلام کے حوالے سے حجت قائم کر دی۔ البتہ مسلم لیگ کے بعض آزاد منش اراکین اور کچھ دوسرے لبرلز/سیکولرز اس پر ناخوش تھے لیکن قائد ملت لیاقت علی خان قرارداد کو عملی شکل دینے کے لیے پُرعزم تھے۔ بعض عالمی قوتیں بھی اس قرارداد کو عملی تعبیر دینے کی مخالفت کر رہی تھیں۔ بہرحال 16 اکتوبر 1951ء کو وزیراعظم پاکستان لیاقت علی خان کو جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔ پھر کیا تھا، ترقی کی گاڑی نہ صرف رُک گئی بلکہ اُسے ریورس گیئر لگ گیا اور عملی طور پر ریاستی عناصر نے سیکولرازم کو اپنا ہدف اور مقصود بنا لیا۔ گویا گاڑی کا انجن اُس کی پشت پر لگ گیا اور اسلام کے نام پر قائم ہونے والا ملک عملاً سیکولرازم کی راہ پر چل پڑا۔ اگرچہ کسی خاص طبقہ کو اس حوالہ سے موردِ الزام ٹھہرایا نہیں جا سکتا، لیکن یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ پاکستان کو کمزور کرنے، لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کرنے اور ملک کو اپنے وجہ جواز یعنی اسلام سے دور کرنے میں ملک کی اشرافیہ کا کردار کیا رہا ہے۔ یہاں ہم یہ بھی واضح کرتے چلے جائیں کہ اس اشرافیہ میں سیاست دان، جاگیردار، سرمایہ دار اور سول، ملٹری اور عدالتی بیوروکریسی سب شامل ہیں۔ جس کا نتیجہ قوم 78 سال سے مسلسل بھگت رہی ہے۔ پہلے 1971ء میں بھارت کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست ہوئی اور ملک دو حصوں میں بٹ گیا۔ اب بھی کبھی جنوب سے سندھو دیش کی آواز اُٹھتی ہے اور لسانی بنیادوں پر قومیت کے نعرے لگتے ہیں اور کبھی شمال سے پختونستان کا نعرہ بلند ہوتا ہے۔ بلوچستان میں علیحدگی پسند تحریکیں اس کے علاوہ ہیں۔ جس سے پاکستان کی بقاء کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ کوئی ادارہ بھی اپنے آئینی حدود میں رہتے ہوئے کام کرنے کو تیار نہیں۔ پھر یہ کہ دہشت گردی کے عفریت نے ملک کو بری طرح گھیر رکھا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر ہماری مشرقی سرحد کے ساتھ ساتھ مغربی سرحد بھی غیر محفوظ ہو چکی ہے۔ اسرائیل اپنے توسیع پسندانہ عزائم پر تیزی سے عمل درآمد کر رہا ہے اور پاکستان کو اپنے گریٹر اسرائیل کے منصوبے کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتا ہے۔ ہم نے یہ ساری تمہید اس لیے باندھی ہے کہ آج بھی بعض حلقوں کی جانب سے یہ سوال بار بار اُٹھایا جاتا ہے کہ قائداعظم کیسا پاکستان چاہتے تھے؟ لیکن قائداعظم محمد علی جناح نے تو آغاز سے ہی واضح کر دیا تھا کہ پاکستان کا نظام کیسا ہوگا!

حقیقت یہ ہے کہ 1937ء سے 1947ء تک قائداعظم نے اسلام کا جو راگ الاپا ہے اس پر ان کے کم و بیش ایک سو اقتباسات (quotations) موجود ہیں۔ ان دس سالوں کے دوران انھوں نے اپنی تقاریر میں برملا کہا ہے کہ ہمارا قانون، ہمارا نظام بلکہ ہماری ہر شے اسلام کے مطابق ہوگی۔ ان کے علاوہ ان کی تقاریر کے چالیس اقتباسات اور بھی ہیں جو ان کی پاکستان بننے کے بعد کی تقاریر سے ماخوذ ہیں جن میں انھوں نے اسلام ہی کی بات کی ہے۔ لیکن ہمارے ہاں کا سیکولر حلقہ ان کی صرف ایک تقریر کے چند الفاظ کو ان کے باقی تقریباً ڈیڑھ سو خطابات پر حاوی قرار دے کر اسے دستورِ پاکستان کا حصہ بنانا چاہتا ہے۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
9 تا 15 رجب المرجب 1447ھ جلد 34
30 دسمبر 2025ء تا 5 جنوری 2026ء شمارہ 50
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق
مجلس ادارت: ● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دار الاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

ہم یہاں پر قائداعظم محمد علی جناح کی تقاریر کے صرف دو حوالے دیں گے‘ جس سے اندازہ کیجیے کہ یہ مسٹر محمد علی جناح بول رہے ہیں یا مولانا محمد علی جناح خطاب فرما رہے ہیں!

11 جنوری 1938ء کو گیا ریلوے سٹیشن (بہار) پر ایک بہت بڑے مجمع عام سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے مسلم لیگ کا جھنڈا لہرا کر فرمایا:

’’آج اس عظیم الشان اجتماع میں آپ نے مجھے مسلم لیگ کا جھنڈا لہرانے کا اعزاز بخشا ہے۔ یہ جھنڈا در حقیقت اسلام کا جھنڈا ہے‘ کیونکہ آپ مسلم لیگ کو اسلام سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔ بہت سے لوگ بالخصوص ہمارے ہندو دوست ہمیں غلط سمجھے ہیں۔ جب ہم اسلام کی بات کرتے ہیں یا جب ہم کہتے ہیں کہ یہ جھنڈا اسلام کا جھنڈا ہے تو وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم مذہب کو سیاست میں گھسیٹ رہے ہیں‘ حالانکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس پر ہم فخر کرتے ہیں۔ اسلام ہمیں مکمل ضابطۂ حیات دیتا ہے۔ یہ نہ صرف ایک مذہب ہے بلکہ اس میں قوانین‘ فلسفہ اور سیاست سب کچھ ہے۔ در حقیقت اس میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کی ایک آدمی کو صبح سے رات تک ضرورت ہوتی ہے۔ جب ہم اسلام کا نام لیتے ہیں تو ہم اسے ایک کامل لفظ کی حیثیت سے لیتے ہیں۔ ہمارا کوئی غلط مقصد نہیں‘ بلکہ ہمارے اسلامی ضابطہ کی بنیاد آزادی‘ عدل و مساوات اور اخوت ہے۔‘‘

اس کے بعد آپ 6 مارچ 1946ء کو فرماتے ہیں:

’’ہمیں قرآن پاک‘ حدیث شریف اور اسلامی روایات کی طرف رجوع کرنا ہوگا جن میں ہمارے لیے مکمل رہنمائی ہے‘ اگر ہم ان کی صحیح ترجمانی کریں اور قرآن پاک پر عمل پیرا ہوں۔‘‘

یہاں پر قائداعظم محمد علی جناح کی تقاریر کی چند شہ سرخیاں تبرکاً پیش خدمت ہیں:

- 6 جون 1938ء: ’’مسلم لیگ کا جھنڈا نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا ہے۔‘‘
- 22 نومبر 1938ء: ’’اسلام کا قانون دنیا کا بہترین قانون ہے۔‘‘
- 8 اپریل 1938ء اسٹار آف انڈیا: ’’ملتِ اسلامیہ عالمی ہے۔‘‘
- 7 اگست 1938ء: ’’میں اوّل و آخر مسلمان ہوں۔‘‘
- 9 نومبر 1939ء: ’’مغربی جمہوریت کے نقائص پر تبصرہ۔‘‘
- 14 نومبر 1939ء: ’’انسان خلیفۃ اللہ ہے۔‘‘

ٹائمز آف لندن‘ 9 مارچ 1940ء: ’’ہندو اور مسلمان دو جداگانہ قومیں ہیں۔‘‘

26 مارچ 1940ء: ’’میرا پیغام قرآن ہے۔‘‘

یہ بھی ریکارڈ پر رہے کہ سیکولر لبرل حلقے 11 اگست 1947ء کی تقریر کی جو تعبیر کر رہے تھے قائداعظم نے خود اُس کی نفی کر دی تھی۔ چنانچہ 2 جنوری 1948ء کو کراچی بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے دوٹوک انداز میں فرمایا تھا:

"Islamic principles today are as applicable to life as they were thirteen hundred years ago. He could not understand a section of the people who deliberately wanted to create mischief and propaganda that the constitution of Pakistan would not be made on the basis of Sharia."

’’اسلامی اصول آج بھی ہماری زندگی کے لیے اسی طرح قابل عمل ہیں جس طرح تیرہ سو سال پہلے قابل عمل تھے۔ وہ یہ نہیں سمجھ سکے کہ لوگوں کا ایک گروہ جان بوجھ کر فتنہ اندازی سے یہ بات کیوں پھیلانا چاہتا ہے کہ پاکستان کا آئین شریعت کی بنیاد پر مدوّن نہیں کیا جائے گا۔‘‘

یعنی جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کا دستور شریعت کے مطابق نہیں بنے گا وہ فتنہ پرور اور شرانگیز ہیں اور غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

قائداعظم کے حوالے سے مزید جان لیجیے کہ ان کی وفات سے دو تین دن پہلے پروفیسر ڈاکٹر ریاض علی شاہ صاحب سے ان کی ملاقات ہوئی اور قائداعظم نے ان سے فرمایا:

’’تم جانتے ہو کہ جب مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ پاکستان بن چکا ہے‘ تو میری روح کو کس قدر اطمینان ہوتا ہے! یہ مشکل کام تھا اور میں اکیلا اسے کبھی نہیں کر سکتا تھا‘ میرا ایمان ہے کہ یہ رسولِ خدا ﷺ کا روحانی فیض ہے کہ پاکستان وجود میں آیا۔ اب یہ پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے خلافت راشدہ کا نمونہ بنائیں تاکہ خدا اپنا وعدہ پورا کرے اور مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت دے۔‘‘

پاکستان کا اسلامی فلاحی ریاست بننا تو ہمارے ایمان کا جزو ہے ہی لیکن اگر زمینی حقائق کو مدِنظر رکھتے ہوئے بھی پاکستان کے ماضی اور حال پر نگاہ ڈالی جائے تو ہر ذی شعور پاکستانی مسلمان اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ ہم نے اسلام سے دور ہٹ کر اور سیکولرازم کی راہ اختیار کر کے ذلت و خواری کے سوا کیا حاصل کیا ہے؟ سیاسی عدم استحکام، اقتصادی دیوالیہ پن، بدترین معاشرتی بگاڑ اور عالمی قوتوں کی محتاجی بلکہ غلامی ہمارا مقدر بن گئی۔ آج صورتِ حال اس قدر مخدوش ہو چکی ہے کہ مملکتِ خداداد پاکستان مسلسل مصائب اور عذاب کے سائے میں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بقائے پاکستان کو مستحکم بنیادیں فراہم کرنے کے لیے نفاذِ عدلِ اسلام ناگزیر ہے جو اب تک تشنۂ تکمیل ہے۔ اس سے فکر کا خلا پیدا ہو چکا ہے اور خلا کا پُر ہونا چونکہ فطری عمل ہوتا ہے لہٰذا لسانی، نسلی اور جغرافیائی بنیادوں پر فتنے سر اُٹھانے لگے۔ ہماری رائے میں ریاست کو ایک اکائی کی حیثیت سے قائم رکھنے اور اِسے مستحکم و مضبوط کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ ہم اپنی اصل کی طرف لوٹیں۔ جس نظریہ کی بنیاد پر اس ملک کو معرضِ وجود میں لایا گیا تھا، اُس نظریہ یعنی دینِ اسلام کو اپنے تمام تر نظام کی بنیاد اور جڑ قرار دے کر پاکستان کو ایک حقیقی اسلامی ریاست بنانے کی جدوجہد کا آغاز کریں کیونکہ اسلام ہی پاکستان کی واحد بائنڈنگ فورس ہے۔ یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ جو عمارت اپنی بنیادوں سے ہٹ کر تعمیر کی جائے گی، کبھی مضبوط و مستحکم نہ ہو گی اور گزرتے زمانے کے حوادث اُسے کسی وقت بھی زمین بوس کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی فلاحی ریاست بنانے کی جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

بقول علامہ اقبال:

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

عرش کے فرشتے دعا گو ہیں: مگر کن کے لیے؟

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 19 دسمبر 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

آج ہم ان شاء اللہ سورۃ المومن کی آیات 7 تا 9 کا مطالعہ کریں گے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے عرش کو تھامنے والے عظیم اور بلند مرتبہ فرشتوں کی اُن دعاؤں کا ذکر ہے جو وہ اُن اہل ایمان کے لیے کرتے ہیں جو کہ معرکۂ حق و باطل میں حق کے راستے کا انتخاب کرتے ہیں اور پھر اس راستے پر ڈٹ جاتے ہیں۔ حق کے راستے میں بہر حال بہت بڑی آزمائشوں، تکالیف اور مصائب کا سامنا انسان کو کرنا پڑتا ہے۔ خود نبی مکرم ﷺ پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے گئے، طرح طرح سے آپ ﷺ کو ستایا گیا۔ آپ ﷺ کے گھر والوں کو ستایا گیا، آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے گئے، وہ غلام اور کنیزیں جو اسلام لے آئے تھے ان پر مظالم کے پہاڑ توڑے گئے۔ حضرت یاسر اور حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو شہید کیا گیا۔ سیدنا بلال، حضرت خباب بن الارت اور حضرت یاسر بن عمار رضی اللہ عنہم پر کس قدر تشدد کیا گیا۔ حق کے راستے پر چلنے والوں کے لیے آزمائشیں ہر دور میں آتی رہی ہیں اور آج بھی آسکتی ہیں۔ ان حالات میں کبھی کبھی بندہ پریشان اور مایوس بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ کے راستے میں قربانیاں دینے کے باوجود اللہ کی مدد کیوں نہیں آرہی؟ ایسے حالات میں ایمان والوں کی دل جوئی، تسلی اور سہارا دینے کے لیے اور انہیں مشقتیں جھیلنے کے قابل بنانے اور ثابت قدم رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مختلف پیرایوں میں رہنمائی عطا فرماتا ہے۔ انہی میں سے ایک یہ مقام بھی ہے۔ ان آیات کا نزول اس وقت ہوا جب مکہ مکرمہ میں حق و باطل کے درمیان کشاکش جاری تھی، اہلِ ایمان کو ہر طرح کے مظالم، مصائب اور مشقتوں کا سامنا تھا۔ اس مقام پر اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اعزاز اور اکرام کا ذکر فرما رہے ہیں کہ تم زمین پر مجھ پر ایمان رکھو، تم زمین پر میرے دین (نظام) کے قیام کے لیے جدوجہد کرو، قربانیاں دو، مشقتیں جھیلو میں آسمانوں پر تمہارا ذکر کروں گا، عرش کو تھامنے والے فرشتوں کی دعاؤں میں تمہارا حصہ شامل کر دوں گا۔ مولانا مودودیؒ نے بہت ہی پیارا جملہ لکھا کہ ایمان وہ شے ہے جو فرش والوں کو عرش والوں سے ملا دیتی ہے۔ زیر مطالعہ آیت میں فرمایا:

﴿اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ﴾ (المومن:7)
”وہ (فرشتے) جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو ان کے اردگرد ہیں“

مرتب: ابو ابراہیم

عرش کو اُٹھانے والے فرشتے کوئی عام فرشتے ہرگز نہیں ہیں۔ وہ بہت ہی عالی اور خدا کے مقرب فرشتے ہیں۔

﴿یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ﴾ (المومن:7)
”وہ سب تسبیح کر رہے ہوتے ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور اُس پر پورا یقین رکھتے ہیں“

اللہ کی تسبیح کرنا فرشتوں کا مستقل وظیفہ ہے۔ لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے صرف تسبیح کرنے کے لیے پیدا نہیں کیا۔ اگر انسان کی پیدائش کا مقصد صرف تسبیح کرنا ہوتا تو اس کے لیے فرشتے کافی تھے۔ یہی بات فرشتوں نے بھی کہی تھی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا:

﴿وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ﴾ (البقرہ:30) ”اور ہم آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کی تقدیس میں لگے ہوئے ہیں۔“

لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:

﴿اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰﴾ (البقرہ:30) ”میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے۔“

یقیناً تسبیح و حمد نمازوں میں بھی مطلوب ہے، دعاؤں اور اذکار میں بھی مطلوب ہے، مگر اللہ نے انسان کو صرف اسی لیے پیدا نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس سے بلند تر مقصد کے لیے پیدا کیا ہے۔ اقبال نے کہا تھا۔

یا وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل
یا خاک کی آغوش میں تسبیح و مناجات
وہ مذہب مردان خدا گاہ و خدا مست
یہ مذہب ملا و جمادات و نباتات

انسان کو اللہ تعالیٰ نے تسبیح اور تکبیرِ رب کی پوری شان بیان کرنے کے ساتھ اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے، یعنی رب کی بڑائی پر مشتمل پورے نظام کے قیام کے لیے جدوجہد کرنے کے لیے پیدا کیا۔ اس لیے اللہ نے انسان کو خلافت ارضی کی ذِمّہ داری دے کر زمین پر بھیجا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ﴾ (آیت:44) ”اور کوئی چیز نہیں مگر یہ کہ وہ تسبیح کرتی ہے اُس کی حمد کے ساتھ لیکن تم نہیں سمجھ سکتے ان کی تسبیح کو۔“

کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہے، انسان کو بھی کرنی چاہیے مگر انسان کا کام صرف اتنا ہی نہیں ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اسے اللہ نے خلافتِ ارضی دے کر زمین پر بھیجا ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ طاغوت اور باطل کے خلاف جہاد کرے، برائی کے خلاف ڈٹ جائے اور اللہ کے نظام کو ہر سطح پر قائم کرنے کی جدوجہد کرے تا کہ اللہ کی تکبیر کو عملی طور پر منوایا جا سکے۔ یہ بہت بڑا مشن ہے جس کے لیے کم و بیش 1 لاکھ 24 ہزار انبیاء کو زمین پر بھیجا گیا اور ختم نبوت کے بعد یہ اہم ذِمّہ داری اُمتِ مسلمہ کے کندھوں پر ہے۔ آگے فرمایا:

﴿وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ﴾ ”اور اہل ایمان

کے لیے استغفار کرتے ہیں۔'' (المؤمن:7)

یہ کتنا بڑا اعزاز ہے۔ آج ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ فلاں کو آسکر ایوارڈ مل گیا، فلاں کو نوبیل انعام مل گیا، فلاں کو فلاں پرائز مل گیا۔ مگر دنیا کا بڑے سے بڑا اعزاز بھی صرف چندروزہ دنیا تک محدود ہے۔ انسان کے لیے سب سے بڑی کامیابی اور سب سے بڑا ایوارڈ یہ ہے کہ آخرت کی دائمی زندگی میں اُسے کوئی کامیابی مل جائے اور ان سے بڑھ کر خوش قسمت لوگ کون ہوں گے یا اس سے بڑا ایوارڈ کیا ہوگا کہ اللہ کے عرش کو تھامنے والے انتہائی معزز فرشتے اُن کے لیے بخشش کی دعا مانگ رہے ہوں۔ لیکن آج مادہ پرستی کے دور میں انسان اس حقیقت کو بھول رہا ہے اور عارضی فائدے کو ہی اصل کامیابی سمجھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام ظاہر کے ان پردوں کو چاک کر کے آخرت کو ہمارے سامنے رکھتا ہے۔ اس آیت سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کتنی بڑی دولت ہے۔ آج ماں کی گود میں کلمہ مفت میں مل گیا، مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوگئے، مسلمانوں جیسا نام رکھ لیا، اس لیے ہمیں قدر نہیں ہے۔ سکول میں بچے کے نمبر کم آجائیں تو پریشانی ہوتی ہے لیکن ایمان چلا جائے تو کوئی فکر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی ایمان عطا فرمائے۔ آمین!

اہل ایمان کے لیے اللہ کے عرش کو تھامنے والے فرشتے بھی استغفار کرتے ہیں تو ہمیں خود استغفار کا کس قدر اہتمام کرنا چاہیے؟ یہ تصور غلط ہے کہ استغفار صرف گناہوں پر کرنا چاہیے۔ اللہ کے رسول ﷺ سے بڑھ کو کون متقی ہوگا اور پھر آپ ﷺ معصوم عن الخطا بھی تھے مگر آپ ﷺ ہر نماز کے بعد استغفار کا ورد کیا کرتے تھے۔ اسی طرح سنت رسولؐ سے صبح شام کے اذکار میں 100 مرتبہ استغفار ثابت ہے، کیا آج ہم بھی استغفار کا اہتمام کرتے ہیں؟ تنہائی میں بیٹھ کر سوچنا چاہیے۔ آگے فرمایا:

﴿رَبَّنَا وَسِعۡتَ كُلَّ شَيۡءٍ رَّحۡمَةً وَّعِلۡمًا﴾ (المؤمن:7)

''اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔''

چونکہ یہاں اللہ کی عطا کا ذکر چل رہا ہے لہٰذا رحمت کا ذکر پہلے آیا اور علم کا ذکر بعد میں آیا۔ دوسری بات یہ بیان ہوئی کہ اللہ کا علم کامل ہے۔ فرشتے اہل ایمان کی بخشش کے لیے دعائیں تو مانگ رہے ہیں مگر کون اس رحمت کا مستحق ہے، کون سچا پکا ایمان والا ہے اور کون جھوٹا دعوے دار ہے، یہ بات صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے ایمان کا طالب بنائے۔ آمین۔ آگے فرمایا:

﴿فَاغۡفِرۡ لِلَّذِيۡنَ تَابُوۡا وَاتَّبَعُوۡا سَبِيۡلَكَ﴾ (المؤمن:7)

''پس بخش دے تُو اُن لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی پیروی کی''

استغفار اور توبہ کے الفاظ عام طور پر ساتھ ساتھ ہی آتے ہیں لیکن ان میں ایک بنیادی فرق بھی ہے۔ جیسے سورۃ ہود میں فرمایا:

﴿وَاسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ ؕ اِنَّ رَبِّيۡ رَحِيۡمٌ وَّدُوۡدٌ ۝۹۰﴾ (ہود) ''اور استغفار کرو اپنے رب سے پھر اُس کی طرف رجوع کرو۔''

معلوم ہوا کہ استغفار پچھلے گناہوں کی معافی کے لیے ہے اور توبہ آئندہ گناہوں سے بچنے کے عزم مصمم کا نام ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے بھی ان الفاظ کو اسی مفہوم میں استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

((استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ)) ''میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ ہے، قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی سے توبہ کرتا ہوں۔''

توبہ کا اصل ترجمہ ہے پلٹ آنا۔ یعنی اللہ کی نافرمانی کے راستے کو ترک کر کے فرمانبرداری کے راستے پر آجانا اور آئندہ کے لیے عہد کرنا کہ اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ یہ نہیں ہے کہ صرف 27ویں رمضان کو یا حج وعمرے کے موقع پر رورو کر دعائیں مانگ لیں تو بس بخشش ہوجائے گی بلکہ بخشش کے لیے لازم ہے کہ انسان فرمانبرداری کے راستے پر قائم رہے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿وَاِنِّيۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهۡتَدٰى﴾ (طٰہٰ:82) ''اور بے شک میں بڑا بخشنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے پھر ہدایت پر قائم رہے۔''

اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب بندہ گناہ کرتا ہے تو ایمان دل سے نکل جاتا ہے اور ایک پرندے کی طرح اس کے سر پر منڈلاتا رہتا ہے، توبہ کرلے تو ایمان دل میں لوٹ آتا ہے ورنہ انسان گناہ کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ دل سیاہ ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ سورہ مطففین میں فرمایا:

﴿كَلَّا بَلۡ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۝۱۴﴾ ''ہرگز نہیں! بلکہ (اصل صورتِ حال یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر زنگ آگیا ہے ان کے اعمال کی وجہ سے۔''

جس قدر گناہوں میں انسان ڈوبتا چلا جاتا ہے، اُتنا ہی اللہ سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ لیکن جب وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ سے اُس کا تعلق دوبارہ جڑ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو کسی بات کی اتنی خوشی نہیں ہوتی جتنی اپنے بندے کے توبہ کرنے پر ہوتی ہے۔ مسلم شریف کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر، جب وہ (بندہ) اس کی طرف توبہ کرتا ہے، تم میں سے کسی ایسے شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک بے آب وگیاہ صحرا میں اپنی سواری پر (سفر کر رہا) تھا تو وہ اس کے ہاتھ سے نکل (کر گم ہو) گئی، اس کا کھانا اور پانی اسی (سواری) پر ہے۔ وہ اس (کے ملنے) سے مایوس ہوگیا تو ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے سائے میں لیٹ گیا۔ وہ اپنی سواری (ملنے) سے ناامید ہو چکا تھا۔ وہ اسی عالم میں ہے کہ اچانک وہ (اونٹنی) اس کے پاس کھڑی ہے، اس نے اس کو نکیل کی رسی سے پکڑ لیا، پھر بے پناہ خوشی کی شدت میں کہہ بیٹھا: (اللھم انت عبدی وانا ربک) اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ خوشی کی شدت کی وجہ سے غلطی کر گیا۔'' اللہ تعالیٰ کو اس سے بڑھ کر خوشی ہوتی ہے جب اُس کا بندہ توبہ کرتا ہے۔

اللہ کو اپنے بندوں سے کس قدر محبت ہے اس کا اندازہ بخاری شریف کی اس روایت سے ہوتا ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُسے دل میں یاد کرتا ہوں، وہ کسی محفل میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر محفل میں (فرشتوں کے ہاں) اس کو یاد کرتا ہوں، وہ ایک بالشت میری طرف آئے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف جاتا ہوں، وہ ایک ہاتھ بھر میری طرف آئے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں، وہ چل کر میری طرف آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔''

اٹلی کی ایک تازہ مثال ہمارے سامنے ہے۔ وہاں جرائم پیشہ افراد کا ایک بہت بڑا گینگ تھا اور اس کے سرغنہ نے بہت بڑے بڑے جرم کیے تھے لیکن جب اسلام کی دعوت اُس تک پہنچی تو اس کی زندگی بدل گئی، اس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا۔ اس کے بعد اس کی زندگی کا رُخ ہی بدل گیا۔ ایسی اور بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ آگے فرمایا:

﴿وَقِهِمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ۝۷﴾ (المؤمن)

''اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

وہ لوگ جو توبہ کریں اور ایمان لے آئیں ان کی معافی، جہنم سے نجات اور جنت میں داخلے کے لیے اللہ کے عرش کو اُٹھانے والے فرشتے بھی دعا کرتے ہیں۔ آگے فرمایا:

﴿رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ﴾
(المومن: 8) ''پروردگار! اور انہیں داخل فرما ان رہنے والے باغات میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے''

اللہ کا وعدہ ہمارے حکمرانوں کی طرح ہرگز نہیں ہے۔ الیکشن سے پہلے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں لیکن الیکشن کے بعد اکثر وہ وعدے اور دعوے جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ دغا، جھوٹ، فریب اور گالم گلوچ آج ہمارا قومی مزاج بن چکا ہے۔ جو جتنے بڑے عہدے پر فائز ہے، وہ اُتنا ہی بڑا جھوٹا ہے، الا ماشاء اللہ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ایسا نہیں ہے کہ کبھی پورا نہ ہو۔ سورۃ النساء میں دو مرتبہ فرمایا:

﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿١٢٢﴾﴾ ''اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنی بات میں سچا ہو سکتا ہے؟''

جو بھی سچی توبہ کرے اور ایمان لے آئے اللہ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں ضرور داخل کرے گا۔ آج ہمیں اس بات پر کتنا یقین ہے؟ اس وعدے کی بنیاد پر اللہ کے دین کے لیے کتنی جدوجہد کر رہے ہیں؟ اس کے برعکس دنیا کے وعدوں پر کتنا انحصار کر رہے ہیں؟ دنیا کے وعدوں پر اپنا مال، بزنس، بچوں کا مستقبل تک داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ ایک ملازم کو یقین ہوتا ہے کہ پہلی کو تنخواہ ملے گی، اس بنیاد پر وہ پورا مہینہ محنت کرتا ہے۔ اللہ کا وعدہ سب سے سچا وعدہ ہے، اس پر ہم کتنی محنت کر رہے ہیں۔ آگے فرمایا:

﴿وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ط﴾
(المومن: 8) ''اور (ان کو بھی) جو نیک ہوں ان کے آباء واجداد، ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے۔''

آج اگر گھر سے فون آجائے کہ فلاں مسئلہ ہو گیا ہے تو شاید ہم جمعہ کی نماز چھوڑ کر گھر چلے جائیں گے، فلائٹ پکڑ کر یورپ اور امریکہ سے پہنچ جائیں گے۔ لیکن اپنے انہی پیاروں کے لیے کیا ہم مغفرت کی دعا کرتے ہیں؟ قرآن کے اس مقام پر فرشتوں کی دعاؤں کے ذریعے تعلیم دی جارہی ہے کہ نہ صرف اپنی بلکہ اپنے گھر والوں کی بخشش کے لیے بھی دعا کرنی ہے۔ سورہ طور کی آیت 21 میں فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝﴾
''اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کے ساتھ ان کی اولاد کو بھی (جنت) میں ملا دیں گے اور ان کے عمل میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے، ہر شخص اپنے عمل کے ساتھ وابستہ ہے۔''

پورا پیکج ذہن میں رہے۔ جو ایماندار ہوں اور نیک اعمال کرنے والے ہوں اُن سب کو اُن کے اہل خانہ سے جنت میں ملا دیا جائے گا۔ کسی کے درجات میں کمی نہیں ہوگی، بلکہ جس کا درجہ کم ہوگا تو اللہ اپنے فضل سے اس کا درجہ بلند کر کے بلند درجے والے اہل خانہ سے ملا دے گا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ مگر آج ہم میں سے کون اپنے اہلِ خانہ کے لیے اس قدر فکر مند ہے؟ دنیا میں تو ان کے لیے گھر خریدنے اور ہر آسائش مہیا کرنے کے لیے ہم محنت کرتے ہیں لیکن ان کی آخرت کی ہمیں کتنی فکر ہے؟ اللہ کی جنت سستی نہیں ہے۔ اس کے لیے محنت اور کوشش کرنا پڑے گی۔ گھر میں سے اللہ کی نافرمانیوں کو ختم کرنا پڑے گا، ہر وہ کام جو اللہ کے غضب کو دعوت دینے والا ہے، اُسے گھر میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ کیا ہم اس کا اہتمام کر رہے ہیں؟ خود تو مسجد میں جا کر نماز پڑھتے ہیں، کیا گھر والوں کو بھی نماز کی پابندی کرواتے ہیں؟ اگر ہم یہ نہیں کر رہے تو پھر سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے گھر والوں سے کتنا مخلص ہیں؟ اللہ ہمیں اصلاح اور عمل کی توفیق دے۔ آمین! آگے فرمایا:

﴿اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾﴾ (المومن)
''تو یقیناً زبردست ہے' کمال حکمت والا ہے۔''

اللہ سے بڑھ کر کون طاقتور اور غالب ہے اور اس سے بڑھ کر حکمت والا فیصلہ کس کا ہو سکتا ہے۔ مکہ مکرمہ میں اہل ایمان مغلوب ہو چکے تھے، بظاہر کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اچانک اللہ کی مدد آئے گی اور صرف چند سالوں میں اسلام پورے عرب پر غالب ہو جائے گا۔ لیکن اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ آگے فرمایا:

﴿وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط﴾ (المومن: 9)
''اور انہیں بچا لے برائیوں سے۔''

برائیوں میں اخلاقی برائی بھی شامل ہے، کردار اور اعمال کی برائیاں بھی شامل ہیں، شرک کی وجہ سے بھی برائیاں ہوتی ہیں اور بعض اوقات ان برائیوں کی وجہ سے بندہ اللہ کی پکڑ میں آجاتا ہے، مصائب نازل ہوتے ہیں، سخت امتحانات آجاتے ہیں۔ پھر برے اعمال کا نتیجہ بھی دنیا میں بھی بُرا نکلتا ہے اور آخرت کا نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ سب سے بڑھ کر روزِ محشر اگر کوئی برائی بندے کو ذلیل کر دے اور اللہ اس کی وجہ سے جہنم میں ڈال دے تو اس سے بڑی بدبختی کیا ہوگی۔ لہٰذا ہم سب کو بھی یہی دعا کرنی چاہیے کہ اللہ ہمیں برائیوں سے بچائے۔ یہ معاملہ اتنا حساس ہے کہ اللہ کے عرش کو تھامنے والے فرشتے بھی اہل ایمان کے حق میں یہی دعا کرتے ہیں۔ آگے فرمایا:

﴿وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط﴾
(المومن) ''اور جسے تو نے اس دن برائیوں سے بچا لیا اس پر تو نے بڑا رحم کیا۔''

اصل ناکامی، اصل بربادی اور اصل تباہی آخرت کی تباہی ہے، جس کو اللہ نے اس سے بچا لیا اُس پر اللہ نے بہت بڑا رحم کیا۔ آگے فرمایا:

﴿وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾﴾ (المومن)
''اور یقیناً یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

اس دنیا میں اللہ کے دین کے لیے مشقتیں اُٹھانا، تکالیف اور مصائب اُٹھانا ہر اُمتی کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اُمتی ہونے کے ناطے یہ ہمارا فریضہ ہے۔ اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات اور آزمائشیں آئیں گی، جان و مال کا نقصان بھی ہوگا، ظالموں اور جابروں کی طرف سے سختیوں کو بھی جھیلنا پڑے گا۔ یہ سب مصائب و آلام آخرت کی زندگی کے مقابلے میں کچھ معنی نہیں رکھتے۔ یہ عارضی ہیں جبکہ آخرت دائمی ہے۔ لہٰذا جو آخرت میں کامیاب ہو گیا وہ حقیقی معنوں میں کامیاب ہوا۔ یہی بات عرش کو تھامنے والے فرشتے بھی کہہ رہے ہیں اور اہل ایمان کے لیے اس کی دعا بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس قابل بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر ملک فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 28 سال، تعلیم بی اے، چائنیز لینگویج کورس، سیمی گورنمنٹ جاب، قد "5'.4 کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ لاہور اور گردونواح کے رشتے کو ترجیح دی جائے گی۔

برائے رابطہ: 0309-9443545

لاہور میں رہائش پذیر ملک فیملی کو اپنے بیٹے، عمر 29 سال، تعلیم بی کام، ایل ایل بی، ایل ایل ایم (China)، چائنیز لینگویج کورس، قد "5'.9 کے لیے دینی مزاج کی حامل، تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ حافظ قرآن بچی قابل ترجیح!

برائے رابطہ: 0309-9443545

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

پاک افواج کا نظریاتی تشخص

ڈاکٹر ضمیر اختر خان

پاکستان ایک غیر معمولی نظریے کے تحت قائم ہونے والی ریاست ہے۔ اس کی بنیاد نہ مشترکہ نسل ہے، نہ زبان، نہ جغرافیائی وحدت اور نہ ہی کسی قدیم سلطنت کا تسلسل، بلکہ اس کی واحد اور اصل بنیاد ''اسلام'' ہے۔ یہی حقیقت پاکستان کو دیگر ریاستوں سے ممتاز بناتی ہے اور اسی حقیقت کے باعث پاکستان کے تمام قومی اداروں، خصوصاً افواجِ پاکستان کی ذمہ داری محض پیشہ ورانہ یا انتظامی نہیں بلکہ نظریاتی بھی ہے۔ حالیہ دنوں افواجِ پاکستان کے ترجمان کی جانب سے یہ بیان سامنے آیا کہ مسلح افواج کسی خاص علاقے، زبان، مسلک، مذہبی جھکاؤ یا سیاسی جماعت کی نمائندہ نہیں بلکہ پورے ملک کی نمائندہ ہیں۔ اس بات سے اصولی اختلاف نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ افواجِ پاکستان واقعی ہر صوبے، ہر طبقے اور ہر مکتبِ فکر کے افراد پر مشتمل ہیں۔ ایک قومی فوج کا کسی محدود شناخت میں قید ہونا اس کے کردار کے خلاف ہے۔ تاہم اس بیان میں استعمال ہونے والا لفظ ''مذہبی جھکاؤ'' ایک سنجیدہ فکری سوال کو جنم دیتا ہے۔ اگر اس سے مراد مسلکی وابستگی ہے تو یہ بات بجا ہے کہ افواجِ پاکستان کسی ایک مسلک کی نمائندہ نہیں۔ لیکن اگر اس کا مطلب یہ لیا جائے کہ افواجِ پاکستان کا دینِ اسلام سے بطور نظریہ کوئی تعلق نہیں، تو یہ بات نہ صرف محلِ نظر ہے بلکہ پاکستان کے قیام کے بنیادی فلسفے سے بھی متصادم ہے۔ افواجِ پاکستان صرف جغرافیائی سرحدوں کی محافظ نہیں بلکہ اس ریاست کے نظریاتی تشخص کی بھی پاسبان ہیں۔

یہ حقیقت ہماری تاریخ میں پہلے بھی واضح رہی ہے۔ جنرل ضیاء الحق کے دور میں پاک فوج کا ماٹو ''ایمان، تقویٰ، ''جہاد فی سبیل اللہ'' اسی نظریاتی شناخت کا اظہار تھا۔ یہ محض ایک نعرہ نہیں بلکہ اس سوچ کی علامت تھا کہ پاکستان کی فوج اپنے کردار کو اسلامی تصورِ حیات سے جدا نہیں سمجھتی۔ یہ ماٹو فوجی اداروں، چھاؤنیوں اور عوامی شعور کا حصہ بن چکا تھا۔ بعد کے ادوار میں اگرچہ یہ پس منظر میں چلا گیا، مگر اس کے فکری اثرات آج بھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے۔

موجودہ حالات میں یہ موضوع اس لیے بھی زیادہ اہم ہو جاتا ہے کہ افواجِ پاکستان کی اعلیٰ قیادت میں دینی شعور اور قرآنی فہم رکھنے والی شخصیت موجود ہے۔ حافظِ قرآن آرمی چیف کا ہونا محض ایک ذاتی فضیلت نہیں بلکہ ایک قومی موقع ہے۔ اس سے یہ امید وابستہ کی جا سکتی ہے کہ افواجِ پاکستان اپنی نظریاتی بنیادوں پر دوبارہ غور کریں اور اپنی شناخت کو واضح فکری سمت دیں۔

ایک اسلامی ریاست کی فوج دنیا کی دیگر افواج کی طرح محض دفاعی ادارہ نہیں ہوتی۔ وہ اسلامی آئین، اسلامی قانون اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی محافظ بھی ہوتی ہے۔ پاکستان کی انفرادیت یہ ہے کہ یہ دنیا کا وہ واحد ملک ہے جس کی ''ولدیت'' صرف اسلام ہے۔ اس کے قیام کے پیچھے نہ کوئی مضبوط قوم پرستانہ جذبہ تھا، نہ تاریخی تقدس اور نہ ہی فطری جغرافیائی تحفظ۔ اگر کوئی قوت پاکستان کو قائم رکھ سکتی ہے تو وہ صرف مذہبی جذبہ ہے۔ تاہم یہ مذہبی جذبہ کسی رسمی مذہبیت یا محض نعرہ بازی سے پیدا نہیں ہو سکتا۔

آج پاکستان جن داخلی مسائل سے دوچار ہے، ان میں لسانی تقسیم، علاقائی تعصبات، طبقاتی خلیج اور شدید سیاسی محاذ آرائی نمایاں ہیں۔ ایسے حالات میں محض مسلم قومیت یا جدید قوم پرستانہ تصورات قوم کو متحد نہیں کر سکتے۔ اگر پاکستانی مسلمان ایک ''بنیانِ مرصوص'' بن سکتے ہیں تو وہ صرف حقیقی، عملی اور زندہ مذہبی جذبے کے ذریعے۔

یہ بھی واضح رہنا چاہیے کہ ایسا جذبہ اسلام کی کسی نئی یا جدید دانشورانہ تعبیر کے ذریعے پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ جدید تعبیرات زیادہ سے زیادہ ایک محدود فکری طبقے کو متاثر کرتی ہیں، مگر عوامی سطح پر وہ حرارت اور توانائی پیدا نہیں کر سکتیں جو قربانی، ایثار اور مسلسل جدوجہد کے لیے ضروری ہوتی ہے۔ قوموں کی تاریخ گواہ ہے کہ عوامی سطح پر موثر مذہبی تحریکیں ہمیشہ اسی اسلام سے اٹھی ہیں جو صدیوں سے مسلمانوں کے اجتماعی شعور میں رچا بسا ہو۔ برصغیر کی اسلامی تاریخ اس حقیقت کی واضح مثال ہے۔ اگرچہ مسلمانوں پر سیاسی اقتدار مختلف ادوار میں بادشاہوں اور حکمرانوں کے پاس رہا، مگر عوام کے دلوں اور ذہنوں پر اصل اثر علماء اور صوفیاء کا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کا مسلمان، خواہ خود پوری طرح عمل نہ بھی کرتا ہو، دل سے اسی اسلام کا قائل رہا ہے جسے علماء کرام نے پیش کیا۔ پاکستان کی تاریخ بھی اسی تسلسل کا حصہ ہے۔

یہ کوئی اتفاق نہیں کہ جب بھی پاکستان میں اسلامی تشخص کو چیلنج کیا گیا، علماء کرام نے مسلکی اختلافات کے باوجود مشترکہ موقف اختیار کیا۔ دستور سازی کے دوران پیش کیا جانے والا 22 نکاتی فارمولا، تحریکِ ختمِ نبوت، فتنۂ انکارِ حدیث کے خلاف اجتماعی ردِعمل، اور قانونِ قصاص ودیت جیسے معاملات اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام کے بنیادی اصولوں پر علماء متحد رہے ہیں۔ یہی اتحاد عوام کے اجتماعی شعور کی اصل ترجمانی کرتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی واضح کرنا ضروری ہے کہ اسلام محض مذہب نہیں بلکہ مکمل دین ہے۔ یہ صرف عقائد، عبادات یا چند سماجی رسومات تک محدود نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر نظامِ حیات ہے جو معاشرت، معیشت اور سیاست سمیت زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآنِ حکیم کے مطابق نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد ہی دینِ حق کو پورے نظامِ زندگی پر غالب کرنا تھا۔ اسی تصور کو علامہ اقبال نے ''یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم'' کے الفاظ میں سمیٹا، اور یہی تصور قائداعظم محمد علی جناح کے تصورِ پاکستان کی بنیاد بھی تھا۔ قائداعظم نے واضح کیا تھا کہ پاکستان اسلام کے اصولِ حریت، اخوت اور مساواتِ انسانی کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لیے حاصل کیا گیا ہے، اور یہ کہ مسلمانوں کا دستور قرآنِ حکیم کی صورت میں پہلے ہی موجود ہے۔

چنانچہ پاکستان کی بقا، ترقی اور استحکام کی واحد مضبوط بنیاد وہ مذہبی جذبہ ہے جو حقیقی، عملی اور مستند اسلامی تصور پر قائم ہو۔ یہ جذبہ نہ جامد مذہبیت کا نام ہے اور نہ کسی غیر ضروری تجدد کا، بلکہ اسلام کی اصل روح کی تجدید ہے۔ افواجِ پاکستان اگر اپنی شناخت کو واضح طور پر اسلامی فوج کے طور پر تسلیم کریں اور اپنے تاریخی ماٹو ''ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ'' کو محض نعرے کے بجائے لائحہ عمل بنائیں تو وہ نہ صرف پاکستان کی سرحدوں کی محافظ رہیں گی بلکہ اس کے نظریے کی بھی حقیقی پاسبان ثابت ہوں گی۔ یہی راستہ پاکستان کو ایک مضبوط، متحد اور ناقابلِ تسخیر ریاست بنا سکتا ہے۔ ان شاء اللہ! ❁❁❁

دعائے صحت کی اپیل

☆ بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے چھوٹے بھائی اور سہ ماہی ''حکمت قرآن'' کے مدیر جناب ڈاکٹر ابصار احمد کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی بیماروں کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

تھرتھراتا ہے جہانِ چارسو......

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

ہر ملک کے عوام میں شعور کی بیداری ہویدا ہے۔ واقعات پر اب خاموش ہو رہنے کا دور لد گیا۔ عوامی ردِعمل صرف مقامی نہیں رہتا، فوراً بین الاقوامی رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ گلوبل ویلیج بن جانا حکمرانوں کے لیے بلا بن گیا ہے۔ سرحدیں بے معنی ہوگئیں۔ صرف وبائیں کووڈ کی طرح ملکوں ملکوں نہیں پھیلتیں۔ رویے، اخلاقیات، اظہارِ رائے، نظریات سبھی کچھ یکا یک زبان زدِ خاص و عام ہو جاتے ہیں۔ عرب بہار میں ایک ریڑھی بان کی ریڑھی پر پولیس نے جابرانہ قبضہ کیا، (25 جنوری 2011ء) 28 دن میں 54 سالہ آمریتوں کی حکومت الٹ گئی۔ پھر یہ انقلاب یوں وائرل ہوا کہ 18 دن کی ایسی ہی تحریک نے مصر میں حسنی مبارک کے آمرانہ 30 سال (قبل ازیں انور السادات اور جمال عبدالناصر کی دم پخت حکمرانی، 37 سالہ!) یک لخت ختم کر دیئے۔ یوں 67 سالہ آمرانہ شکنجوں سے مصر آزاد ہوا۔ یمن میں اسی انقلابی وائرس سے یمنی جابر علی عبداللہ صالح (33 سالہ حکمرانی) عرب بہار کی لپیٹ میں آ کر 2012ء میں مر گیا۔ لیبیا کا کرنل قذافی 42 سال حکومت کر کے قتل ہوا عوامی ریلے میں۔ (اکتوبر 2011ء) شام میں حافظ الاسد، بشار الاسد (باپ، بیٹا) کی پے در پے حکمرانی 53 سال پر محیط تھی۔ 2011ء میں عرب بہار کے مظاہرے، سکول کی دیوار پر حکومت مخالف نعرے لکھنے پر قتل کیے جانے والے لڑکوں پر احتجاج سے شروع ہوئے۔ وحشیانہ تشدد، عوام پر بمباریاں کر کے شام کو عین غزہ کی طرح تباہ کر ڈالا بشار الاسد نے۔ آدھی سے زیادہ آبادی آپریشنوں کے نتیجے میں مہاجر ہوگئی۔ (70 لاکھ بیرونی، 68 لاکھ اندرونی بے دخلی) 96 ہزار افراد لاپتہ کیے گئے۔ اپنے ہی عوام پر 82 ہزار بیرل بم برسائے اور خوفناک 217 کیمیائی حملے کیے۔ بیرونی ممالک کو بھی اپنے عوام بھوننے کی اجازت دے دی، امریکہ، روس، ایران، لبنان بھی مسلم عوام کے خلاف جنگ میں آن کودے۔ شام معاشی طور پر مکمل کھوکھلا اور قبرستان بن چکا تھا جب 8 دسمبر 2024ء کو احمد الشرع جولانی کے باغی گروہ نے بشار کو نکل بھاگنے پر مجبور کیا۔

مشرقِ وسطیٰ کی یہ جزوی کہانی، آمرانہ بدعنوان حکومتوں، کچلے دبے پسے عوام کی داستان پر ایک طائرانہ نگاہ ہے۔ جس کا سبق بہر حال یہی ہے کہ عوام جب قربانیاں دینے پر تل جائیں، تنگ آمد، بجنگ آمد کیفیت میں اقتدار، 18 دن، 28 دن یا 13 سال میں چھن ہی جایا کرتا ہے! پھر ابھی لامتناہی اور خوفناک احتساب برزخ (قبر) اور آخرت کا تو باقی رہتا ہی ہے۔ رہے نام اللہ کا! جہاں لمحہ لمحہ (سچی) سکرینوں پر سامنے آجائے گا۔ یوم تبلی السرائر! سبھی رازوں سے پردہ اٹھ رکھل جانے کا دن۔ لاکھ انسان انکاری ہو! سیکولر بنے، کافر ہو، یا منافق! مسلمان پر تو لرزا طاری کرنے والے حقائق ہیں ہی یہ!

بین الاقوامی منظرنامے پر یہ پے در پے واقعات ایک دوسرے سے حوصلہ پا کر ہوتے چلے گئے۔ 2021ء میں تقریباً نہتی قوم کا عالمی طاقتوں کو بے بس کر کے نکل جانے پر مجبور کر دینا! افغانستان سے امریکی انخلاء کے بعد اس سے بھی بڑا واقعہ سرنگوں والے مجاہدوں کا تھا جنھوں نے اچانک نکل کر آئرن ڈوم والے اسرائیل پر ابابیلی حملے سے دنیا ہلا ڈالی۔ 7 اکتوبر 2023ء سے ہمت پا کر بنگلہ دیش کے دبلے پتلے طلبہ نے ملک پر بھارتی قوت کے بل بوتے پر حکمران حسینہ واجد کو دیکھتے ہی دیکھتے نکل بھاگنے پر مجبور کر دیا، جولائی 2024ء میں۔ یہ پیش خیمہ تھا ایک مکمل انقلاب کا، جواب عثمان ہادی کی شہادت پر مزید حوصلوں جذبوں کو قوی تر کر گیا۔ جانیں لڑا کر، پاکستان سے محبت اور بھارت کی مرغی کی گردن پر اٹکی سات ریاستوں کے خلاف خونخوار جذبات کے اظہار تک جا پہنچے۔ بے مثل جنازہ شہید ہادی کا پڑھا گیا۔

بہار (بھارت) میں وزیر اعلیٰ نے نجانے کس لہر میں آکر مسلمان لیڈی ڈاکٹر کا نقاب تمسخرانہ انداز میں نوچ ڈالا۔ اس کے خلاف بلاتفریق ہندو مسلم طوفان کھڑا ہوگیا۔ وقت تیزی سے بدل رہا ہے! مفروضے، نفرت کے بیانیے دم توڑ رہے، حقائق کھل رہے ہیں۔ پرانی لہر میں ہندو لڑکے نے قطر میں ڈٹ کر کہہ ڈالا: 'ہم مسجد میں لڑکیاں نچوائیں گے!' (سعودی عرب میں جاری میوزیکل شوز سے حوصلہ پا کر) مگر یہ قطر تھا۔ فوری 53 ہزار ریال اور 10 سال قید کی سزا ہوگئی۔ حکمران جو سیانے ہیں، وہ بدلتے موسموں سے آگاہ ہیں۔ مسلم عوام کے سینوں میں اٹھتے جوار بھاٹے سے واقف ہیں۔ کوئی غلطی، غزہ کے غموں سے چھلنی دلوں پر کسی نئی عرب و عجم بہار کو اٹھا کھڑا سکتی ہے۔ اب جبکہ لندن، مانچسٹر آتی کرسمس کے بیچوں بیچ غزہ کے لیے دیوانہ وار مظاہرے اس ہفتے بھی پورے درد سے کر چکے۔ آگے رمضان کی آمد ہے۔ اسرائیلیوں کا شیخ مجیدی (ابلیس) قید میں جانے کو ہے تو احتیاط لازم ہے!

اسرائیل کے ہاتھوں امریکہ معاشی طور پر کھوکھلا ہوتا جا رہا ہے۔ عوام پر راز (سبھی مغربی ممالک میں) کھلتے جا رہے ہیں۔ امریکہ کی گلوبل چوہدراہٹ دم توڑ رہی ہے۔ غبارے سے ہوا نکل رہی ہے۔ ایک پروگرام میں امریکہ میں مقیم مسلمانوں کے سامنے فلسطینیوں کی چشم دید حالت زار اور امریکہ، اسرائیل کے خوراک فراہمی کے فراڈ پر مبنی اہتمام کا کچا چٹھا کھولنے پر امریکی لیفٹیننٹ کرنل (بحوالہ گزشتہ کالم) کو سپیشل فورسز پیراشوٹ ٹیم سے نکال دیا گیا۔ جرم، اسرائیل کے خلاف گفتگو ٹھہری۔ جس پر وہ چلا اٹھا برملا: میں نے امریکی آئین پر حلف لیا تھا کسی غیر ملکی حکومت یا فوج کے لیے نہیں۔ پر اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ مجھے سچ بولنے پر ڈرا دھمکا سکتا ہے تو دفع دور ہو جاؤ۔ سچ اہم تر ہے! (کیا ہمارے لیے بھی؟!)

اسرائیل آپے سے باہر ہے۔ جنگ بندی کے باوجود لمحہ بھر کو اپنی کرتوتوں سے پیچھے نہیں ہٹا۔ نہ ہی ٹرمپ کی پشت پناہی اور اسلحہ پیسے کی فراہمی میں کمی آئی ہے۔ صہیونی منصوبوں پر مسلسل عمل درآمد کے لیے ایک یہودی میری ایم ایڈلسن برملا بتاتی ہے کہ میں نے انتخابی مہم پر 250 ملین ڈالر ٹرمپ کو دیئے تا کہ وہ اسرائیل کے لیے وہ سب کچھ کر گزرے جو اس نے کیا بھی۔ اب میں مزید اتنی ہی رقم دوں گی تا کہ وہ 4 سال مزید یہی سب کرے۔

کم آئیورسن شو کی میزبان، امریکی صحافی یہ سب دکھا کر چیخ پا ہو کر کہتی ہے کہ امریکی صدر غیر ملکی حکومت کے لیے کام کر رہا ہے۔ وہ اسرائیل کے ہاتھ بک چکا ہے اور یہ غداری ہے۔ ٹرمپ امریکہ کو دوبارہ گریٹ بنانے کا نعرہ لگا تا رہا۔ مگر وہ سبھی کچھ اسرائیل کی بڑائی کے لیے کر رہا ہے۔ یہ آوازیں اب ہر طرف سے اُٹھ رہی ہیں کہ عوام کے ٹیکسوں (خون پسینے کی کمائی) کو وہ ایک دوسرے ملک پر خرچ کر رہا ہے۔ ٹکر کارلسن، امریکی معروف تبصرہ نگار، ناقد ہے کہ: 'جس ملک سے ہم سب سے زیادہ نتھی ہیں، اس کے کوئی وسائل نہیں۔ وہ صرف 90 لاکھ آبادی ہے۔ نہایت غیر اہم ملک۔ اسرائیل! ہم اس پر اربوں ڈالر خرچ کر رہے ہیں۔ اور دنیا میں اپنا مقام کھو رہے (چکے!) ہیں۔ اسرائیل میں کوئی امریکی مفاد نہیں۔ ہم صرف پیسہ گنوا رہے ہیں۔ بچے قتل کرنا ہمارے مفاد میں کیوں ہے؟ یہ نیتن یاہو کے مفاد میں ہے، ہوگا۔ وہ تو صرف ہمارے منہ پر پستول رکھ کر کہتا ہے۔ 'شٹ اپ' تو ہم کہہ اٹھتے ہیں، ہاں یہ ہمارے لیے اچھا ہے!'

ٹرمپ کی عزت امریکیوں، یورپیوں کے بیچ بھی دو ٹکے کی نہیں رہی۔ صہیونیوں نے بھی مفید مطلب نہ پایا تو نیا صدر کرائے پر لے لیں گے۔ جب کشتی ڈوبنے لگتی ہے تو بوجھ اتارا کرتے ہیں۔ 10 اکتوبر سے اب تک اسرائیل کے غزہ پر 800 حملے، 400 شہادتیں، ہزاروں زخمی اسرائیل، ٹرمپ امریکہ کی ملی بھگت ہے۔ ایسے میں غزہ کے لئے ISF میں شمولیت، فلسطینیوں یا قدس سے بے وفائی سمجھی جائے گی۔ نہ عوام اس پر رضامند ہیں نہ پاکستان اس کا متحمل ہو سکے گا۔ اسرائیل مسلسل مغربی کنارے پر قبضے بڑھا رہا ہے۔ مزید 19 بستیوں کی یہودی آباد کاروں کے لیے منظوری اور غزہ میں شادی پر بمباری کی وحشت۔ اس پروگرام کے ذریعے اسرائیل کی آباد کاریوں اور مظلوم ترین فلسطینیوں پر مسلط یہود کے تحفظ کے لیے بھی مسلم ممالک گریزاں ہیں۔ یہ خوفناک منصوبہ ہے۔ رک جائیے! (حماس، غزہ کی محافظ قوت UN کے علاوہ کسی بھی بین الاقوامی فورس کو سرحدی نگرانی کے لیے قبول کرنے کے لیے راضی نہیں ہے۔)

گرم ہو جاتا ہے جب محکوم قوموں کا لہو
تھر تھراتا ہے جہان چار سو و رنگ و بو

❁❁❁

گوشہ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

آج کا اسلامی بینک کٹوتی کے بجائے 100,000 روپے کا تجارتی بل وصول کر کے اس کی مدتِ تکمیل' مثلاً تین ماہ تک اسے بطور ضمانت اپنے پاس رکھتا ہے۔ گاہک کے ساتھ 90,000 روپے میں مرابحہ کا الگ معاہدہ کیا جاتا ہے' جس میں خریدار کو اصل لاگت 90,000 روپے کے ساتھ منافع کا حصہ تقریباً 10,000 روپے' ملا کر مقررہ مدت کی تکمیل پر 100,000 روپے ادا کرنا ہوتے ہیں۔ یہ عرصہ اس تجارتی بل کی مدت سے مطابقت رکھتا ہے جسے بطور ضمانت قبول کیا گیا ہوتا ہے۔ تجارتی بل کی مدت مکمل ہونے پر' بینک اجراء کنندہ یعنی خریدار کے مقروض شخص سے بل وصول کرتا ہے۔ یہ رقم اس ادائیگی میں استعمال ہوتی ہے جو مرابحہ کے تحت مقررہ مدت کی تکمیل پر گاہک کو واجب الادا ہوتی ہے۔

اس ضمن میں ایک اور مروجہ طریقے کے تحت' اسلامی بینک بل کی کٹوتی کے بجائے خریدار کو اسی مالیت کا قرض حسنہ دیتے ہیں۔ پھر اسی خریدار کے نمائندے کی حیثیت سے اجراء کنندہ یعنی خریدار کے مقروض شخص سے بل وصول کرتے ہیں اور اس خدمت کے عوض محنتانہ طلب کرتے ہیں۔ اگرچہ اسلامی نظریاتی کونسل نے کٹوتی کے متبادل کے طور پر اس طریقہ کار کی توثیق کر دی ہے' تاہم اسلام کے مالی معاملات پر گہری نظر رکھنے والے سکالرز اس ترکیب کے شرعی جواز پر حقیقی نوعیت کے تحفظات رکھتے ہیں۔ (جاری ہے)

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1343 دن گزر چکے!

دعائے مغفرت

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

☆ مقامی تنظیم ہارون آباد وسطی کے مبتدی رفیق محترم محمد اکرام کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت:03336321485

☆ رفیق تنظیم اسلامی اور قرآن اکیڈمی لاہور، شعبہ مطبوعات کے کارکن احمد علی محمودی کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت:03164952433

☆ مقامی تنظیم بہاولنگر کے مبتدی رفیق محترم محمد منصور حیدر غوری کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت:03336325911

☆ حلقہ کراچی وسطی' شاہ فیصل تنظیم کے ملتزم رفیق محترم محمد عمران صالحین کی ہمشیرہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت:03212499102

☆ مقامی تنظیم ہارون آباد وسطی کے ملتزم رفیق محترم قاری محمد اکرم کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔
برائے تعزیت:03351492525

☆ نیو ملتان کے مبتدی رفیق محترم حافظ حمید کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔ برائے تعزیت:03007183622

☆ کوٹ ادو، مدنی ٹاؤن' منفرد اسرہ کے ملتزم رفیق محترم سعید احمد بلوچ کی اہلیہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت:03176477715

☆ ملتان کینٹ کے بزرگ رفیق محترم فاروق عزیز خان کا جوان سال پوتا وفات پا گیا۔
برائے تعزیت:03027317735

☆ تنظیم اسلامی گل گشت کے نقیب محترم فاروق احمد کے بہنوئی وفات پا گئے۔ برائے تعزیت:03216310029

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَھُمۡ وَارۡحَمۡھُمۡ وَاَدۡخِلۡھُمۡ فِیۡ رَحۡمَتِکَ وَحَاسِبۡھُمۡ حِسَابًا یَّسِیۡرًا

امتِ مسلمہ کی زبوں حالی اور پاکستان کے مسائل کی اصل وجہ دین کو ترجیح نہ دینا ہے، جبکہ پاکستان کی بقا اور وحدت صرف اسلام سے وابستہ ہے۔ (شجاع الدین شیخ)

پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ میں تاخیر کی اصل وجہ اجتماعی اور انفرادی سطح پر دین سے غفلت ہے، جس کا آغاز ہر فرد کو اپنے دائرۂ اختیار سے کرنا ہوگا۔ (مفتی محمد زبیر)

غزہ کے بعد دنیا بدل چکی ہے اور اب یہ صدی دین کے غلبے کی صدی بن سکتی ہے، بشرطیکہ ہم نظریۂ پاکستان کو عملی شکل دینے کے لیے سنجیدہ کردار ادا کریں۔ (ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی)

امتِ مسلمہ کی آزمائش کے باوجود اسلام عالمگیر سطح پر پھیل رہا ہے، اور اگر ہم قرآن وسنت کو حقیقی رہنما بنالیں تو اللہ کی مدد یقینی ہے۔ (ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی)

”امتِ مسلمہ کی حالتِ زار اور نظریۂ پاکستان کی عملی تعبیر“ (تنظیم اسلامی کے زیرِ اہتمام سیمینار)

تنظیم اسلامی پاکستان کے زیرِ اہتمام ”امتِ مسلمہ کی حالتِ زار اور نظریۂ پاکستان کی عملی تعبیر“ کے عنوان سے 25 دسمبر 2025ء کو راشد منہاس روڈ، فلبال گراؤنڈ، فیڈرل بی ایریا، کراچی میں ایک عظیم الشان اور پروقار سیمینار منعقد ہوا، جس میں تقریباً دو ہزار حضرات وخواتین نے شرکت کی۔ خواتین کے لیے باپردہ شرکت کا اہتمام تھا۔ سیمینار سے مفتی محمد زبیر، ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی، ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی اور امیر تنظیمِ اسلامی پاکستان شجاع الدین شیخ نے خطاب کیا، جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ڈاکٹر انوار علی ابرار نے انجام دیئے۔ سیمینار کا باقاعدہ آغاز سورۃ الانفال کی آیات 24 تا 29 سے ہوا، جس کے بعد حافظ محمد ایاز نے نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پیش کی۔ افتتاحی کلمات میں امیرِ تنظیمِ اسلامی کی جانب سے معزز مقررین کا شکریہ ادا کیا گیا۔

شجاع الدین شیخ کا صدارتی خطاب: اپنے صدارتی خطبہ میں امیر تنظیمِ اسلامی پاکستان شجاع الدین شیخ نے کہا کہ امتِ مسلمہ کی زبوں حالی اور پاکستان کے مسائل کی اصل وجہ دین کو اجتماعی ترجیح نہ دینا ہے، جبکہ پاکستان کی بقا صرف اور صرف اسلام میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیمینار کا موضوع دو بنیادی حصوں پر مشتمل ہے۔ امتِ مسلمہ کی حالتِ زار اور نظریۂ پاکستان کی عملی تعبیر۔ انہوں نے غزہ، فلسطین، کشمیر، روہنگیا اور سوڈان میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان حالات کے ذمہ دار صرف حکمران نہیں بلکہ ہم سب ہیں، کیونکہ ہم اُمت ہونے کا عملی نمونہ پیش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ آج ہم اجتماعی سطح پر اسرائیلی مصنوعات کا مؤثر بائیکاٹ تک نہیں کر پا رہے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہماری ترجیحات میں دین شامل نہیں رہا۔ انہوں نے زور دیا کہ فرقہ واریت سے بالاتر ہوکر قرآن سے تعلق مضبوط کرنا ہوگا اور دین کے نفاذ کے لیے پرامن، منظم اور غیر مسلح جدوجہد ضروری ہے۔

مفتی محمد زبیر کا خطاب: سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے رکن اسلامی نظریاتی کونسل و نائب مہتمم جامعہ الصفہ مفتی محمد زبیر نے کہا کہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ میں تاخیر کی بنیادی وجہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر دین سے غفلت ہے، اور اصلاح کا آغاز ہر فرد کو اپنے دائرۂ اختیار سے کرنا ہوگا۔ انہوں نے زور دیا کہ قیامِ پاکستان کے بعد یہ جائزہ لینا ناگزیر ہے کہ دین کے نفاذ کے لیے کیا قانون سازی کی گئی اور آیا آئین کے مطابق دینی احکامات پر عمل کو آسان بنایا گیا یا اس کے برعکس تنزلی واقع ہوئی۔ انہوں نے غیر اسلامی ٹرانسجینڈر ایکٹ، کم عمری کی شادی سے متعلق قوانین اور سودی نظام کو آئینی تقاضوں کے برخلاف اقدامات قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ دینی نظام کے نفاذ میں سنگین کوتاہی کا ثبوت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اسلام اور کلمۂ طیبہ کے نام پر حاصل کیا گیا اور قائداعظمؒ کے مطابق اسے اسلام کا عملی نمونہ بننا تھا۔ انہوں نے واضح کیا کہ صرف حکمرانوں کو ذمہ دار ٹھہرانا درست نہیں بلکہ ہر فرد کو اپنے گھروں، کاروبار اور اداروں میں بھی دین کے نفاذ کا جائزہ لینا ہوگا۔

ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی کا خطاب: سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے سینئر رہنما جماعتِ اسلامی پاکستان ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی نے کہا کہ نظریۂ پاکستان پر حقیقی عمل ہی امتِ مسلمہ کی بیداری کا راستہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ غزہ پر ہونے والے مظالم کے بعد دنیا پہلے جیسی نہیں رہی۔ ان کا کہنا تھا کہ ان شاء اللہ یہ صدی دین کے غلبے کی صدی بن سکتی ہے، بشرطیکہ ہم سنجیدہ، منظم اور ذمہ دارانہ کردار ادا کریں۔

ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی کا خطاب: سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے سابق رکن اسلامی نظریاتی کونسل ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی نے کہا کہ اسلام کمزور نہیں ہوا، کمزوری ہمارے عمل میں ہے، اور اسی حقیقت کو سمجھنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بین الاقوامی رپورٹس کے مطابق گزشتہ دو برسوں میں ساٹھ ہزار سے زائد افراد شہید ہو چکے ہیں، تاہم دنیا بھر میں اسلاموفوبیا میں کمی اور اسلام کو سمجھنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے قائداعظمؒ کے اسٹیٹ بینک کے افتتاحی خطاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان ایک اسلامی فلاحی ریاست ہوگا اور اس کے اصول قرآن وسنت سے ماخوذ ہوں گے۔ 1973ء کا آئینِ پاکستان انہی اصولوں کی ترجمانی کرتا ہے۔

آخر میں امیر تنظیم اسلامی نے سیمینار کے انعقاد میں تعاون کرنے والے تمام افراد اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

جھوٹ کی تین قسمیں

مولانا محمد اسلم شیخوپوری رحمہ اللہ

عربی زبان میں دو لفظ استعمال ہوتے ہیں: ایک کذب، دوسرا تکذیب۔ کذب کا معنی جھوٹ بولنا اور تکذیب کا معنی ہے جھٹلانا یا دوسرے کو جھوٹا بتانا۔ قرآن کریم میں کذب کے مقابلے میں تکذیب کا ذکر زیادہ ہے، کفار اور مشرکین میں تکذیب کی بیماری پائی جاتی تھی۔ وہ جھٹلاتے تھے اللہ تعالیٰ کے کلام کو، اللہ کے نبیوں کو، قیامت کے دن کو، حقیقت اور سچائی کو۔ اس امر میں کسی مومن کو شک ہی کیسے ہو سکتا ہے کہ تکذیب اور کذب دونوں بدترین جرم ہیں۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب تو بلا تاخیر کفر ہے البتہ کذب کی ہر صورت کو کفر نہیں کہا جاسکتا۔ اہل علم نے کذب کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔

(1) پہلی قسم ہے: کذب علی اللہ یعنی اللہ پر جھوٹ بولنا۔ مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے متعدد ایسے نظریات اور اقوال پیش کیے جاسکتے ہیں جن کی بنیاد ''کذب علی اللہ'' پر تھی یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف کسی ایسی بات کی نسبت کر دیتے تھے جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد نہیں فرمائی تھی۔ مثال کے طور پر یہود کو جب ایمان قبول کرنے کی دعوت دی جاتی تو وہ یہ کہتے کہ ''ہم سے اللہ نے یہ عہد لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر اس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک کہ وہ ایسی نذر ہمارے سامنے پیش نہ کر دے جسے آسمانی آگ کھا جائے۔'' (سورۃ آل عمران:182)

ظاہر ہے یہ محض کٹ حجتی اور اللہ تعالیٰ پر بہتان تراشی تھی۔ ان میں اس قسم کا کوئی عہد نہیں لیا گیا تھا چنانچہ ان سے الزامی طور پر سوال کیا گیا کہ مجھ سے پہلے کئی رسول واضح دلائل کے ساتھ اور تمہارے مطلوبہ معجزہ کے ساتھ آچکے ہیں۔ آخر تم ان پر ایمان کیوں نہیں لائے، اگر تمہارے ایمان لانے میں بڑی رکاوٹ ایسی نذر اور قربانی کا پیش نہ کرنا ہے جسے خلاف عادت آسمان سے اترنے والی آگ کھا جائے تو پھر ان انبیاء پر تمہیں ضرور ایمان لانا چاہیے تھا جنہوں نے یہ معجزہ تمہیں دکھایا تھا۔

اسی طرح سورۂ آل عمران کی آیت 75 کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بعض اہل کتاب، عربوں کا پیسہ ناجائز طریقے سے ہڑپ کر جاتے تھے، جب ان سے کہا جاتا کہ اس طرح کیوں کرتے ہو تو وہ جواب میں کہتے کہ ان پڑھ لوگوں کا مال دبا لینے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا گویا اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''وہ جانتے بوجھتے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں۔'' (آل عمران:75)

(2) جھوٹ کی دوسری قسم ہے: ''کذب علی الرسول'' یعنی اللہ کے رسول پر جھوٹ بولنا۔ کل بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں تھی اور آج بھی اس قسم کے لوگ بے شمار ہیں جو اپنے ذاتی خیالات و نظریات یا اِدھر اُدھر سے سنی ہوئی باتوں کی نسبت حضور اکرم ﷺ کی طرف بلا جھجک کر دیتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ بعض واعظ اور خطیب حضرات برسرِ منبر اس قسم کی غلط بیانی کے مرتکب ہوتے ہیں، وہ بزرگوں کے اقوال اور افواہوں کو احادیث کے طور پر پیش کر دیتے ہیں۔ بلاشبہ ان میں سے بعض اقوال بڑے عبرت افروز اور نصیحت آموز ہوتے ہیں، لیکن کسی بھی قول یا عمل کو خواہ وہ کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو، نبی کریم ﷺ کی حدیث یا سنت قرار دینا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس کا ارتکاب کرنے والے کو دوزخ کی وعید سنائی گئی ہے۔

ترمذی میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔'' (بخاری:1291)

(3) جھوٹ کی تیسری قسم: انسانوں کا آپس میں جھوٹ بولنا، اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ عمل میں جھوٹ، یعنی انسان کا عمل اس کے قول کی تصدیق نہ کرے۔ وہ زبان سے کچھ کہے جب کہ اس کا عمل کسی اور بات کی چغلی کھاتا ہو۔ اسی طرح اس کا باطن بھی ظاہر کے مطابق نہ ہو۔ منافقت اسی کو کہتے ہیں، سورۃ المنافقون میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''منافق جب آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔''

ظاہر ہے منافقوں کا یہ کہنا حقیقت اور واقعے کے مطابق تھا، لیکن چونکہ ان کا یہ اقرار نہ تو قلبی نظریات کے مطابق تھا اور نہ ہی ان کا عمل ان کی اقرار کی گواہی دیتا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، لیکن ساتھ ہی اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹ بولتے ہیں۔'' (آیت:1)

آپس میں جھوٹ بولنے کی دوسری قسم قول میں جھوٹ بولنا جو کہ مسلمان کی شان سے بہت بعید ہے۔ ہمارے آقا ﷺ نے جھوٹ بولنے کو منافق کی نشانی بتایا ہے۔ جھوٹ اور جھوٹے کی مذمت کے بارے میں آپ ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے، اس میں سے چند ارشادات درج ذیل ہیں:

☆ ابوداؤد میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں اس شخص کو جنت کے وسط میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں جو کسی صورت بھی جھوٹ نہیں بولتا، خواہ مذاق میں ہی کیوں نہ ہو۔'' (ابوداؤد:4800)

☆ صحیح بخاری میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم پر لازم ہے کہ سچ بولو کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے۔ انسان سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ کے ہاں ''صدیق'' لکھ دیا جاتا ہے اور تم پر لازم ہے کہ جھوٹ سے بچ کر رہو کیونکہ جھوٹ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور فجور تک لے جاتا ہے۔ اور فجور دوزخ میں پہنچا دیتا ہے، انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ کے ہاں اسے ''کذاب'' لکھ دیا جاتا ہے۔'' (مسلم:2607)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی جھوٹ بولتا ہے تو جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے (رحمت کا) فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے۔'' (ترمذی)

☆ بعض لوگ ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے ابوداؤد کی حدیث میں تین بار فرمایا گیا ہے: "ویل له ویل له ویل له" (ان کے لیے خرابی ہے، خرابی ہے، خرابی ہے)

نبی کریم ﷺ کے ان ارشادات اور وعیدوں کے باوجود مسلمانوں کی زندگی میں جھوٹ عام ہو چکا ہے۔ تجارت ہو کہ سیاست، صحافت ہو کہ عدالت ہر جگہ جھوٹ کا چلن ہے۔ بعض لوگوں کا طرز زندگی دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹ کے بغیر زندگی گزارنا محال ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی برکت اور راحت سچائی میں رکھی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ❁❁❁

اشاریہ مضامین ہفت روزہ 'ندائے خلافت' 2025ء

مرتب: حسیب آصف شیخ (معاون مرکزی شعبہ نشرو اشاعت)

سال 2025ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 50 شمارے شائع ہوئے۔ اس سال عیدین کی وجہ سے کل 02 شماروں کا ناغہ ہوا۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جارہا ہے۔ یاد رہے کہ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحہ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

01۔	التزام جماعت اور غیر افعال اراکین	روداد جماعت اسلامی
02۔	انقلابی گروہ کا مزاج	سید اسعد گیلانیؒ
03۔	یوم حساب کی جواب طلبی سے بچیے	ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ
04۔	جب آسمانی دین مذہب بن کر رہ جائے	سیّد محمد قطب شہیدؒ
05۔	مقبوضہ کشمیر: جدوجہد حریت اور انسانی حقوق کی پامالی	سلطان محمد بہادر عزیز
06۔	ایمان وعقیدہ کی طاقت	سید قطب شہیدؒ
07۔	اگر تم انسانوں کو بدلنا چاہتے ہو......	مولانا ابوالکلام آزادؒ
08۔	دن کا روزہ، رات کا قیام	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
09۔	روزہ: احساسِ بندگی کی تازگی کا ذریعہ	سیّد مودودیؒ
10۔	رمضان میں بندے اور رب کا تعلق	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
11۔	روزے کا دین میں مقام	سیّد قطب شہیدؒ
12۔	عید کا پیغام	پروفیسر زید حارث
13۔	رمضان کے بعد	ابو یحیٰ
14۔	اہل غزہ کی پکار	تنظیم اسلامی
15۔	نظریہ: قوموں کی روح	نعیم صدیقیؒ
16۔	اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ	مولانا عبداللہ
17۔	اسلام میں مزدور کا مقام	محمد عباس شاہ
18۔	جنگ سے پیٹھ پھیرنا گناہ کبیرہ	فرید اللہ مروت
19۔	معاہدے کی پاسداری	فرید اللہ مروت
20۔	حج کا فلسفہ	مفتی عبدالقیوم خان
21۔	قربانی کا اصل فلسفہ اور پیغام	سیّد منور حسنؒ
22۔	کیا کسی کو پھر کسی کا امتحان مقصود ہے	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
23۔	باطل نظام ہائے زندگی اور اخلاقی بگاڑ	سیّد قطب شہیدؒ
24۔	محرم الحرام کا پیغام	مولانا عبدالرؤف فاروقی
25۔	سانحہ کربلا کا سبق	نسیم شاہد
26۔	اللہ کی دائمی سنت اہل ایمان کی نصرت	سیّد قطب شہیدؒ
27۔	ابراہیم اکارڈز نامنظور!	تنظیم اسلامی
28۔	خصوصی منصب، خصوصی تقاضے	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
29۔	اتحادِ اُمت اور پاکستان کی سالمیت	
30۔	قومی اتحاد	ابوعبداللہ
31۔	عظمتِ قرآن	پروفیسر محمد عارف
32۔	ظلم کا خاتمہ اور عدل کا قیام	سیّد عمر تلمسانیؒ
33۔	رسول اللہﷺ بحیثیت داعیٔ انقلاب	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
34۔	نبی اکرم ﷺ کی سیرت اور ہم	نعیم صدیقیؒ
35۔	نبی ﷺ کی دعوت تمام انسانوں کے لیے تھی	ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی
36۔	اسوۂ رسول ﷺ کے چند پہلو اور فکر وعمل کی رہنمائی	پروفیسر ڈاکٹر شمس الحق انیس
37۔	غلبۂ دین کے لیے اُمتِ واحدہ بننا ہوگا!	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
38۔	مسلمان حکومتوں کا شریعت سے انحراف	عبدالقادر عودہ شہیدؒ
39۔	شریعت دنیا کے غلاموں کے لیے نہیں اُتری!	مولانا سیّد مودودیؒ
40۔	ایمان وعقیدہ کی طاقت	سید محمد قطب شہیدؒ
41۔	استحکام وبقاء پاکستان کے ناگزیر لوازم	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
42۔	ولایت انبیاء اور ولایت اولیاء	مولانا غلام رسول مہرؒ
43۔	اقامتِ دین کے لیے وقت نکالو!	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
44۔	قربانی ناگزیر ہے!	سیّد مودودیؒ
45۔	اگر اب بھی نہ جاگے تو......	سیّد ابوالحسن علی ندویؒ
46۔	دنیا کی محبت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
47۔	نفس کی بندگی	سیّد مودودیؒ
48۔	شافع محشر ﷺ کی مسلمانوں کے قرآن سے اعراض کی شکایت	مفتی محمد شفیعؒ
49۔	عہد حاضر کی جاہلیت	سید قطب شہیدؒ
50۔	دنیا میں اچھے برے حالات کی حقیقت	مولانا سید مودودیؒ

الہدیٰ اور فرمان نبوی ﷺ

اس سال ''الہدیٰ'' کے تحت بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ القصص کی آیت 86 تا سورۃ الروم کی آیت 34 تک ترجمہ وتشریح شائع ہوئی۔ ''فرمان نبوی ﷺ'' کے تحت مختلف موضوعات وعنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔

[2025ء میں اداریے ندائے خلافت کے مدیر اور تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم نشرو اشاعت جناب رضاء الحق نے تحریر کیے]

01۔	رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ وَبِكَ نَسْتَعِيْنُ	رضاء الحق
02۔	ایک اور البغدادی؟	//
03۔	علمی کانفرنس......ایجنڈا کس کا؟	//
04۔	کیا اسرائیل معاہدے کی پاسداری کرے گا؟	//
05۔	کشمیر مقبوضہ ہو نہ فلسطین، وہ دن بھی آئے!	//
06۔	کیا ہم روہنگیا مسلمانوں کو بھول گئے؟	//

07۔ ٹرمپ، یاہو گٹھ جوڑ حقیقت کیا ہے؟	رضاء الحق
08۔ ایک پھیکا قانون	//
09۔ روحِ رمضان اور اس کے تقاضے	//
10۔ اپنے حقیقی دشمن کو پہچانیے!	//
11۔ اسلاموفوبیا کب ختم ہوگا؟	//
12۔ خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی ﷺ	//
13۔ مبارک عید؟؟؟	//
14۔ زبانی جمع خرچ نہیں عملی اقدامات کریں!	//
15۔ سود کی نحوست ۔1	//
16۔ سود کی نحوست ۔2	//
17۔ یہود اور مشرکین کا گٹھ جوڑ: نشانہ پاکستان!	//
18۔ مودی کی رگِ جاں پنجہ یہود میں ہے!	//
19۔ حقیقی 'بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ'!	//
20۔ ایک بڑی جنگ؟؟؟	//
21۔ حقیقی یومِ تکبیر!	//
22۔ دنیا عالمی جنگ کی طرف جا رہی ہے؟	//
23۔ دنیا کو ہے پھر معرکہ روح و بدن پیش	//
24۔ امن یا جنگ میں وقفہ؟	//
25۔ کربلا سے غزہ تک	//
26۔ کیوں اسرائیل کو کبھی بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا	//
27۔ مافیاز کا راج!	//
28۔ مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین	//
29۔ اُمت کا اتحاد اور پاکستان کی سلامتی (1)	//
30۔ اُمت کا اتحاد اور پاکستان کی سلامتی ۔(2)	//
31۔ روحِ محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو	//
32۔ روحانی نہیں شیطانی مشن!	//
33۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ!	//
34۔ قدرتی آفات!	//
35۔ دفاعِ پاکستان نظریہ پاکستان کی عملی تعبیر!	//
36۔ بحر و بر میں فساد!	//
37۔ دفاعی معاہدہ: مزید پیش رفت کی ضرورت ہے	//
38۔ 7 اکتوبر 2023ء سے 7 اکتوبر 2025ء تک کا سفر	//
39۔ بہار کے انتخابات اور مودی کی مسلم دشمنی	//
40۔ عقلِ سلیم سے کام لیں!	//
41۔ یہ لاتوں کے بھوت!	//
42۔ کعبہ پہلو میں ہے اور سودائی بت خانہ ہے	//
43۔ تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع 2025ء	//
44۔ سوڈان اور ستائیسویں آئینی ترمیم	//
45۔ ترامیم نفاذِ اسلام کے لیے کیوں نہیں؟؟	//
46۔ بین الاقوامی استحکام فورس برائے غزہ	//
47۔ اصل کامیابی	//
48۔ 16 دسمبر شکست نہیں احتساب، شعور اور سبق کا دن	//
49۔ بس بہت ہو گیا!	//
50۔ قائدِ اعظم کا پاکستان!	//

منبر و محراب

''منبر و محراب'' ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ 2025ء میں اس سلسلہ میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے خطباتِ جمعہ شائع ہوئے۔

01۔ اللہ ہمارے حکمرانوں کو ہدایت دے!
02۔ اپنی نسلوں کا مستقبل بچائیے!
04۔ اسلام آباد کانفرنس: اسلامی معاشرت پر ایک اور حملہ
05۔ اُخروی کامیابی کے لیے مطلوب صفات
06۔ حقوق العباد اور خدمتِ خلق
07۔ دین کا جامع تصور
09۔ اسلام کا تصورِ رمضان اور ہمارا تصورِ رمضان
10۔ مساجد کی اہمیت
12۔ زندگی بھر کا روزہ، تقویٰ اور ہدایت
13۔ امیر تنظیم اسلامی کا خطاب عید الفطر
14۔ حاصلِ رمضان: سچی توبہ
16۔ اہلِ غزہ کی پکار اور کرنے کے 13 کام
17۔ یہود و ہنود کی مسلم دشمنی اور پاکستان کے لیے چیلنجز
18۔ اللہ کا بندہ بننے کے چند بنیادی تقاضے
20۔ آپریشن 'بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ' کے بعد کرنے کے کام
21۔ پاکستان کو حقیقی معنوں میں 'بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ' بنانے کی ضرورت
22۔ عید الاضحیٰ کا اصل پیغام
24۔ ایران اسرائیل جنگ، کرنے کا کام
26۔ تصورِ شہادت اور فریضۂ شہادت
28۔ توہینِ رسالت و مقدسات گھناؤنی سازش اور بے حسی
30۔ اتحادِ اُمت اور پاکستان کی سالمیت
32۔ آزادی کے تقاضے اور ہمارا طرزِ عمل
33۔ پھٹتے برستے بادل، سیلاب اور دیگر آفات
34۔ حضور ﷺ سے محبت کے تقاضے (1)
35۔ حضور ﷺ سے محبت کے تقاضے ۔(2)
37۔ پاک سعودی عرب معاہدہ
38۔ اسلامی اقدار کی پامالی اور ہماری ذمہ داریاں
40۔ فکرِ آخرت اور ہماری دینی و ملی ذمہ داریاں
41۔ اعمالِ صالح کی فضیلت اور اہمیت
42۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد (سورۃ البقرہ کی آیت 83 کی روشنی میں)
44۔ مال اور اولاد کا فتنہ (سورۃ الانفال کی آیت 28 کی روشنی میں)
46۔ آسان نکاح مگر کیسے؟
47۔ آسان نکاح: حیا، اقدار اور ایمان کی حفاظت
48۔ سات خوش قسمت ترین انسان!
49۔ رزق میں اضافے کا دروازہ: سچی توبہ
50۔ عرش کے فرشتے دعا گو ہیں: مگر کن کے لیے؟

امیر سے ملاقات

اس عنوان کے تحت امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ رفقاء اور احباب کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ اس سال 12 نشستوں پر وگرام کے سوال و جواب شائع کیے گئے ۔

03۔ امیر سے ملاقات (قسط 34)	آصف حمید
08۔ امیر سے ملاقات (قسط 35)	آصف حمید
11۔ امیر سے ملاقات (قسط 36)	آصف حمید
15۔ امیر سے ملاقات (قسط 37)	آصف حمید
19۔ امیر سے ملاقات (قسط 38)	آصف حمید
25۔ امیر سے ملاقات (قسط 39)	آصف حمید
27۔ امیر سے ملاقات (قسط 40)	آصف حمید
31۔ امیر سے ملاقات (قسط 41)	آصف حمید
36۔ امیر سے ملاقات (قسط 42)	آصف حمید
39۔ امیر سے ملاقات (قسط 43)	آصف حمید
44۔ امیر سے ملاقات (قسط 44)	آصف حمید
45۔ امیر سے ملاقات (قسط 45)	ڈاکٹر انور علی

زمانہ گواہ ہے

تنظیم اسلامی کے ہفتہ وار پروگرام میں معروف دانشور اور تجزیہ نگار حالات حاضرہ پر اپنی آراء کا اظہار کرتے ہیں۔ اس پروگرام کے مستقل میزبان جناب وسیم احمد ہیں۔

01۔ امارات اسلامیہ افغانستان پر پاکستانی حملہ عوامل اور نتائج	(ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، رضاء الحق، بریگیڈیئر جاوید احمد)
02۔ اسلامی معاشرت میں نکاح کی اہمیت	(ڈاکٹر عارف رشید، خورشید انجم)
03۔ گریٹر اسرائیل کا صیہونی منصوبہ اور عالم اسلام کی غفلت	(خورشید انجم، رضاء الحق)
04۔ غزہ جنگ بندی توقعات اور خدشات	(محمد عارف صدیقی، رضاء الحق)
05۔ ٹرمپ، افغانستان اور مقبوضہ کشمیر	(رضاء الحق، پروفیسر یوسف عرفان)
06۔ پیکا ایکٹ توقعات اور خدشات	(رضاء الحق، آصف حمید)
07۔ عورت کے حقوق کے نام پر دجالی تہذیب کا حملہ	(خورشید انجم، محمد عارف صدیقی، قیصر احمد راجہ)
08۔ غزہ پر قبضے کا امریکی منصوبہ	(ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، بریگیڈیئر رفعت اللہ، رضاء الحق)
09۔ سوشل میڈیا پر فحش مواد پر مبنی توہین مذہب	(عبدالوارث، رضاء الحق، قیصر احمد راجہ)
10۔ امریکہ یورپ اور عالم اسلام: عالمی منظرنامہ	(محمد عارف صدیقی، رضاء الحق،)
11۔ اسلاموفوبیا کا عالمی دن اور حقائق	(قیصر احمد راجہ، حامد کمال الدین، رضاء الحق)
12۔ دہشت گردی کا خاتمہ کیسے؟	(ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، محمد عارف صدیقی)
13۔ رمضان قرآن پاکستان اور فلسطین	(خورشید انجم، رضاء الحق)
14۔ یہود و ہنود کی مسلم دشمنی اور عالم اسلام	(رضاء الحق، محمد عارف صدیقی، سید فیضان حسن)
16۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی ڈراما: پاکستان نشانہ	(توصیف احمد، رضاء الحق)
19۔ حالیہ پاک بھارت جنگ کیا کھویا کیا پایا؟	(رضاء الحق، ملک شیر افگن، ڈاکٹر ضمیر اختر خان)
20۔ ڈونلڈ ٹرمپ کا دورہ مشرق وسطیٰ	(رضاء الحق، بریگیڈیئر رفعت اللہ)
21۔ یوم تکبیر اہداف اور مقاصد	(توصیف احمد، آصف حمید)
22۔ یوکرین کا روس پر بڑا حملہ	(توصیف احمد، رضاء الحق، آصف حمید)
23۔ ایران پر اسرائیلی حملے	(رضاء الحق، محمد عارف صدیقی، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ)
24۔ ایران اسرائیل جنگ کون ہارا کون جیتا؟	(بریگیڈیئر رفعت اللہ، رضاء الحق)
25۔ سانحہ کربلا اور حسینیت کے تقاضے	(خورشید انجم، مولانا خان بہادر)
26۔ ابراہیم اکارڈز 2 منصوبے کے پس پردہ حقائق	(فرید احمد پراچہ، بریگیڈیئر رفعت اللہ، رضاء الحق)
27۔ اسرائیل جارحیت عالمی طاقتوں کے لیے چیلنج	(رضاء الحق، توصیف احمد)
28۔ پورنو گرافک بلاس فیمی اور اسلام آباد ہائی کورٹ کا متنازعہ فیصلہ	(قیصر احمد راجہ، عبدالوارث گل، آصف حمید)
29۔ تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام اتحاد امت اور پاکستان کی سالمیت	(فرید احمد پراچہ، محمد عارف صدیقی، خورشید انجم)
30۔ پاک امریکہ تعلقات کا نیا دور اور خدشات	(بریگیڈیئر جاوید احمد، توصیف احمد، رضاء الحق)
31۔ یوم آزادی سپیشل	(سراج الحق، خورشید انجم)
32۔ گریٹر اسرائیل کا مشن روحانی یا شیطانی؟	(آصف حمید، مصطفیٰ کمال پاشا، محمد عارف صدیقی)
33۔ الحادی فتنوں کا مقابلہ کیسے کریں؟	(قیصر احمد راجہ، ڈاکٹر انور علی)
34۔ سیرت النبی ﷺ اور ہم	(ڈاکٹر عارف رشید، حماد لکھوی)
35۔ قطر میں حماس کے مذاکراتی وفد پر اسرائیلی حملہ	(توصیف احمد، رضاء الحق)
36۔ اسلامی سربراہی کانفرنس توقعات و نتائج	(آصف حمید، رضاء الحق)
38۔ غزہ جنگ بندی معاہدہ توقعات و خدشات	(توصیف احمد، آصف حمید)
39۔ بھارت کا جنگی جنون اور پاکستان کا عزم	(رضاء الحق، بریگیڈیئر جاوید احمد)
40۔ پاک افغان کشیدگی خدشات و خطرات	(رضاء الحق، توصیف احمد)
41۔ پاک افغان مسئلہ اور سیز فائر	(ڈاکٹر محمد عارف صدیقی، رضاء الحق)
42۔ پاک افغان مذاکرات اور غزہ امن معاہدہ	(توصیف احمد)
45۔ عالم اسلام کے مسائل اور ان کا حل	(رضاء الحق، ایوب بیگ مرزا، عطاء الرحمن عارف، خورشید انجم)
46۔ غزہ امن معاہدہ اور سلامتی کونسل کی قرارداد	(رضاء الحق، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ)
47۔ نور مقدم کیس میں سیکولر بیانیہ کی شکست	(رضاء الحق، قیصر احمد راجہ)
49۔ آسٹریلیا میں یہودی تہوار پر حملہ	(رضاء الحق، عارف صدیقی، عبداللہ حمید گل)

دین و دانش

02۔ اسلام کی پہلی اور آخری کڑی	عبدالرؤف
06۔ رزق میں برکت کیسے؟	مفتی مسعود الرحمن
10۔ استغفار کے فوائد و ثمرات	ابو محمد
11۔ اعتکاف کی فضیلت و احکام	ابو عبداللہ
11۔ تندرستی ہزار نعمت ہے	سجاد سرور
12۔ عید الفطر، مسلمانوں کے لیے شکرانے کا دن	فرید اللہ مروت
13۔ ماہ رمضان کے بعد ہمارے معمولات زندگی	ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی
13۔ اسلام اور نوجوان	حذیفہ محمود
15۔ رمضان المبارک کے بعد بھی رب کی رضا کی زندگی گزارو	محمد یوسف خان
17۔ مزدور کے حقوق قرآن اور حدیث کی روشنی میں	محمد سلمان عثمانی
17۔ حج کی اہمیت و فضیلت	ابو محمد
18۔ دوستی اللہ کے لیے، دشمنی اللہ کے لیے	عبداللہ
20۔ میدان جنگ سے فرار ہونے پر اللہ کا غضب	محمد نعیم یونس
20۔ عید قربان اور اسوہ ابراہیمی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
23۔ رحمی رشتہ داروں اور والدین کے ساتھ حسن سلوک	مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت تنظیم اسلامی
23۔ شہید مظلوم حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
24۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ: سیرت و کردار کا روشن باب	محمد عبدالمتعالی نعمان
25۔ واقعہ کربلا سے حاصل ہونے والے اسباق	احمد علی محمودی
32۔ رسول اکرم ﷺ کی پیروی اللہ تک پہنچنے کا راستہ	طاہر عتیق صدیقی
37۔ انسانی زندگی کی حقیقت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
37۔ عصیان: وجوہات اور اثرات	محمد اسلم شیخوپوری
43۔ نبی اکرم ﷺ کا انداز تبلیغ	ابو عبداللہ
43۔ داعی کے 11 اوصاف	محمد یوسف خان
44۔ زندگی کی 24 مشکلات کا نبوی ﷺ حل	رمیصاء خان
44۔ حکم الٰہی سے اعراض	محمد اسلم شیخوپوری

48۔ بات میں اثر کیسے پیدا ہوتا ہے؟	مولانا ابن الحسن عباسی
50۔ جھوٹ کی قسمیں	مولانا محمد اسلم شیخوپوریؒ

گوشۂ تربیت

4۔ نماز کی حقیقت، اہمیت اور معیارِ مطلوب	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی
08۔ استقبالِ رمضان	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی
20۔ اذکارِ مسنونہ کی اہمیت	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی
21۔ نمازِ تہجد کی اہمیت وفضیلت	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی
30۔ دو کبیرہ گناہ غیبت اور بہتان	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی
33۔ زکوٰۃ اسلام کا تیسرا بنیادی رکن	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی
37۔ قرض کا لین دین اور اسلامی تعلیمات	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی
44۔ حقیقتِ توکل	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی
47۔ سوشل میڈیا اور اس کے خطرات	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی

حالاتِ حاضرہ

01۔ حماس نے مغرب کا اصل چہرہ بے نقاب کردیا	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
18۔ ہمیں کیا ہو گیا؟	خالد نجیب خان
19۔ کشیدگی سے جنگ بندی تک	ابوعمر
19۔ بھارت کے سفید اور ہمارے کالے جھنڈے	خالد نجیب خان
23۔ ایران اہم ہے لیکن اسلام اہم تر ہے	خالد نجیب خان
25۔ ڈاکٹر عافیہ کو انصاف نہیں ملے گا؟	خالد نجیب خان
27۔ عالمی امن معاہدات اور ابراہم اکارڈز	خالد نجیب خان
28۔ استحکامِ پاکستان اور امریکی صدور کا کردار	خالد نجیب خان
30۔ مثبت تجارتی معاہدے	خالد نجیب خان
31۔ غزہ ہمارے لیے نیٹ فلیکس سیزن ہے؟	وسعت اللہ خان
42۔ امارات اسلامیہ افغانستان کی قیادت کا امتحان!	ضمیر اختر خان
47۔ نیا سوراخ نیا ڈنگ، کیا یہ ضروری ہے؟	خالد نجیب خان
48۔ دسمبر کی تلخ گواہی	اطہر قادر حسن

کارِ تریاقی

کارِ تریاقی عامرہ احسان صاحبہ کے کالم کا مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت مختلف موضوعات پر اُن کے درج ذیل کالم شائع کیے گئے۔

01۔ فصلِ ہلاکت	03۔ برے کام کا انجام برا ہے۔........
04۔ بھرم بلندی کا........	05۔ اللہ کافی ہے
06۔ ممنوعہ بلندی!	09۔ لاشوں پر جس کا تخت بچھے گیا وہ سلطنت!
11۔ تیر عناد	12۔ دولت حرمت انسان ہوئی ہے نایاب
13۔ قحط الرجال	14۔ صدحیف پارۂ انسان
15۔ فلسطین فلسطین!	16۔ دامن قرطاس تنگ
18۔ گریٹر اسرائیل اکھنڈ بھارت!	20۔ یقیں محکم عمل پیہم
21۔ مغلوب گماں تو ہے	22۔ دنیا خون آشام بلاؤں کی زد میں
23۔ پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات	25۔ سوچیے تو!
26۔ رقص بسمل کا تماشا دیکھنے والے	27۔ علاج نیست
28۔ بے کسی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق	29۔ اسلاف کا قلب وجگر
30۔ دل غمیں لب دعا	32۔ ہزار موجوں کی ہو کشاکش
33۔ مغرب میں حیاتِ نو!	34۔ ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
35۔ بے تاب تو فلک پر	36۔ گرا ہے جس بھی خاک پر قیامتیں اٹھائے گا
37۔ دل کے بہلانے کو........	38۔ دیکھیں کیا گزرے ہے........
39۔ اک ذرا صبر!	40۔ محوِ حیرت ہوں........
41۔ بادشاہوں کی نہیں اللہ کی ہے یہ زمین	42۔ قریب آ گئی شاید........
43۔ معاشرے میں عورت کا کردار	45۔ امت کی آبرو کا فیصلہ
46۔ چنگیزئ افرنگ!	47۔ شیشۂ عقائد کا پاش پاش
48۔ سودائی بت خانہ !	49۔ کردار کی پستی دیکھو!
50۔ تھرتھراتا ہے جہانِ چارسو........	

دعوت وتحریک

1۔ ناظمہ علیا کا پیغام رفیقاتِ تنظیم اسلامی کے نام	ناظمہ علیا
12۔ رمضان، قرآن اور پاکستان	شجاع الدین شیخ
13۔ دینی علم کی اہمیت، فضیلت اور ضرورت	عاطف محمود
14۔ اہلِ غزہ کی پکار اور ہمارا کردار	شجاع الدین شیخ
19۔ امیر محترم کا پاک بھارت جنگ کے تناظر میں پالیسی بیان	مرتضیٰ احمد اعوان
23۔ فلسطینیوں کی پکار کا کم سے کم احساس	قاری محمد اسحاق
23۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی قرآن فہمی ایک فکری اور روحانی تحریک	عبدالستار عاصم
41۔ تحریکی کارکن اور حالات کا امتحان	محمد نبی محسن
43۔ امیر تنظیم اسلامی کا رفقاء تنظیم کے نام خصوصی پیغام	شجاع الدین شیخ
43۔ اُمت کی وحدت اور نصب العین	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
44۔ نظام باطل کے خلاف جدوجہد نبوی منہج کی ضرورت	نبی محسن
48۔ قرآن ’حبل اللہ‘ ہے!	ڈاکٹر اسرار احمدؒ

نقطۂ نظر

03۔ 9 مئی، آئینی بینچ اور سیاسی مذاکرات	ایوب بیگ مرزا
07۔ صیہونیوں کا ٹرمپ کارڈ	ابوموسیٰ
09۔ از فساد وفساد آسیا	//
10۔ ٹرمپ ورلڈ آرڈر	//
14۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی	//
16۔ اے اللہ ہم پر رحم فرما	//
17۔ اے اللہ پاکستان کی حفاظت فرما!	//
19۔ اگر بھارت میں جمہوریت ہے تو........	//
22۔ عالمی حالات، حکومت پاکستان اور عمران خان	//
24۔ ٹرمپ کو امن کے نوبل پرائز کی سفارش اور صیہونیت کی ذلت آمیز شکست	//
34۔ احکم الحاکمین کے فیصلے	//
38۔ اسرائیل کو تسلیم کرانے کی کوشش اور پاکستان	//
42۔ پاک افغان تنازعہ: حقیقت کیا ہے؟	//
45۔ آئین کیا کسی مفلس کی قبا ہے جس میں........	//

رپورتاژ

02۔ رہنمائی برائے بامعنی زندگی امیر تنظیم اسلامی کا خصوصی خطاب	خالد نجیب خان

یادرفتگان

05۔ والد گرامی کی وفات پر تنظیمی ساتھیوں کے تاثرات	نعیم اختر عدنان
26۔ تنظیم اسلامی کی دو بزرگ شخصیات دنیا سے رخصت	ایوب بیگ مرزا
27۔ محترم قمر سعید قریشی بھی داغ مفارقت دے گئے	ایوب بیگ مرزا

گوشۂ خواتین

02۔ ماہ صفر اور غلط تصورات — عابدہ قاسم
29۔ غنچوں کے کھلنے کا موسم — ام اسامہ
30۔ غلامی میں کام آتی ہیں تدبیریں نہ شمشیریں — میمونہ یحییٰ
31۔ میں رب کی رضا پر راضی — ام عبداللہ
33۔ نئی نسل کی بے راہ روی: اسباب و علاج — ڈاکٹر مبشرہ فردوس
35۔ اللہ، اس کے رسول ﷺ اور جہاد سے محبت — مسز کلثوم شبیر
36۔ قرآن ہوا ٹکڑے ٹکڑے...... — امتہ الحی
37۔ سچا سہارا کون؟ — شکیلہ عمران
38۔ بحیثیت عورت ہماری ذمہ داری — عائشہ نور
39۔ غلامی کسے کہتے ہیں؟ — طیبہ یاسمین
40۔ اے آنکھوں والو عبرت پکڑو! — ام مریم
41۔ ہم دعا پڑھتے ہیں مانگتے نہیں! — ام احمد
43۔ دعوت دین کا محاذ اور خواتین اسلام — ڈاکٹر عطیہ اشرف
47۔ خواتین کا دعوتی کردار — مبشرہ علی
48۔ بچوں کی تربیت میں ماں کا کردار — ماجدہ نعیم

نظم

38۔ غزہ کا معصوم بچہ — ام اسامہ
Global Sumud Flotilla_38 — Bint Hafiz Akif Saeed
We Are The Last Among_42 — Bint Hafiz Akif Saeed
Descending_44 — Raza Ul Haq
46۔ میں بندہ عاصی ہوں خطار ہوں مولا
47۔ الٰہی درگزر کر دے! — جمشید جوہر

فکر و نظر

06۔ پاکستان کی مذہبی سیاسی جماعتیں اور انتخابات — سجاد سرور
21۔ نصب العین کا ہدف شخصیت یا نظریہ — ابو عمر
35۔ نارمل ریاست یا سپیشل ریاست — ڈاکٹر ضمیر اختر خان
40۔ توہین رسالت کیس کی روداد — نعیم اختر عدنان
41۔ فلسطین کی تقسیم نامنظور — ڈاکٹر ضمیر اختر خان
43۔ علامہ اقبال کی چار نسبتیں — ڈاکٹر ضمیر اختر خان

فکرِ وطن

05۔ تاریخ تحریک پاکستان اور سیکولر یلغار — رفیق چودھری
10۔ قومی خزانہ کو نقصان پہنچانا قومی جرم ہے — مفتی رفیق احمد بالاکوٹی
29۔ استحکام پاکستان کی ٹھوس بنیاد — ڈاکٹر اسرار احمدؒ
29۔ امن عالم — ڈاکٹر اسرار احمدؒ
31۔ کیا ہم آزاد ہیں؟ — اویس اشرف
32۔ پاکستان اور ریاست مدینہ کی فکری بنیاد — پروفیسر یوسف عرفان
37۔ قائداعظم کیسا پاکستان چاہتے تھے؟ — ڈاکٹر ضمیر اختر خان
39۔ بتان رنگ و بو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا — ڈاکٹر ضمیر اختر خان
48۔ لبرل ازم، سقوط ڈھاکہ اور پاکستان کا مستقبل — رفیق چودھری

فکرِ اُمت

29۔ اُمت اسلامیہ: ناقابل تقسیم وحدت — مفتی محمد شفیعؒ
29۔ اتحادِ اُمت: کیا اور کیسے؟ — ضمیر الحسن خان
29۔ مسلمانوں کا اتحاد — عارف سیالکوٹی
30۔ اتحادِ اُمت — حکیم محمد سعید
31۔ اخوت اسلامی اور بھائی چارہ — مفتی محمد عارف
34۔ اتحادِ اُمت کا نصب العین — انجینئر مختار فاروقیؒ
36۔ فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں — رضوان احمد ندوی

انٹرویو

08۔ ہفت روزہ ندائے ملت کا امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ سے خصوصی انٹرویو — (خالد نجیب خان)

اخبار اسلام

مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں اور غزہ کی اصل صورتحال سے آگہی کے لیے ہفت روزہ ندائے خلافت میں ایک صفحہ مخصوص کیا گیا ہے۔ معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت خالد نجیب خان اس کو مرتب کرتے ہیں۔

مہمات

14۔ غزہ کے حوالے سے خصوصی مہم
27۔ فلسطین کے حوالے سے خصوصی مہم
28۔ اتحادِ اُمت اور پاکستان کی سالمیت

رودادیں/خصوصی رپورٹ

07۔ مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین، حل کیا ہے؟ — ڈاکٹر اشرف علی
09۔ ماہِ رمضان المبارک کے فضائل — مولانا محمد طارق نعمان
10۔ جماعت اسلامی کے زیر اہتمام کشمیر و فلسطین کانفرنس — نعیم اختر عدنان
14۔ غزہ میں اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کے خلاف تنظیم اسلامی کے احتجاجی مظاہرے — محمد کلیم قادر
15۔ فلسطین اور اُمت مسلمہ کی ذمہ داری — مرتضیٰ احمد اعوان
17۔ قومی فلسطین کانفرنس سے خصوصی خطاب — مرتضیٰ احمد اعوان
24۔ ملی یکجہتی کونسل کے زیر اہتمام قومی کانفرنس دینی جرائد و میڈیا — مرتضیٰ اعوان
27۔ قرآن اکیڈمی لاہور میں رجوع الی القرآن کی اختتامی تقریب — مرتضیٰ اعوان
41۔ مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کے زیر اہتمام امیر تنظیم اسلامی کے دو پروگرام — مرتضیٰ اعوان

تاثرات

24۔ شمارہ 22 میں ابوموسیٰ کے مضمون ”عالمی حالات، حکومت پاکستان اور عمران خان“ پر تاثرات — محمد اشرف ڈھلوں
24۔ شمارہ 22 میں ابوموسیٰ کے مضمون ”عالمی حالات، حکومت پاکستان......“ پر تاثرات — قاضی محمد
26۔ شمارہ 22 میں ابوموسیٰ کے مضمون ”عالمی حالات، حکومت پاکستان......“ پر تاثرات — ضمیر اختر خان

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

حلقہ جات پنجاب

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
02	پنجاب جنوبی	امیر تنظیم اسلامی کا سالانہ دعوتی دورہ	شوکت حسین انصاری
02	پنجاب جنوبی	ناظم دعوت حلقہ پنجاب جنوبی کا دورہ تونسہ شریف	شوکت حسین انصاری
02	لاہور شرقی	حلقہ کے تحت آگاہی مہم بسلسلہ مسئلہ فلسطین	نعیم اختر عدنان
02	لاہور شرقی	حلقہ لاہور شرقی کا سہ ماہی تربیتی اجتماع	نعیم اختر عدنان
02	سرگودھا	حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع	ہارون شہزاد
03	گوجرانوالہ	حلقہ گوجرانوالہ، گجرات تنظیم کے زیر اہتمام دعوتی اجتماع	رانا ضیاء الحسن

04	اسلام آباد	امیر تنظیم اسلامی کا تنظیمی دورہ اسلام آباد	ڈاکٹر اشرف علی
04	پنجاب شمالی	امیر تنظیم اسلامی کا سالانہ تنظیمی دورہ پنجاب شمالی	ابرار احمد
06	اسلام آباد	حلقہ اسلام آباد کے زیر اہتمام ایک سالہ قرآن فہمی کورس	ریاض حسین
11	حلقہ خواتین لاہور	تنظیم اسلامی حلقہ خواتین لاہور کا سالانہ اجتماع	بنت رحیم الدین
15	لاہور شرقی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	محمد حسیب آصف
15	ساہیوال	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	//
16	گوجرانوالہ	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	رانا ضیاء الحسن
17	پنجاب جنوبی	امیر تنظیم اسلامی کا دعوتی دورہ حلقہ پنجاب جنوبی	شوکت حسین انصاری
18	بہاول نگر	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	محمد حسیب آصف
18	فیصل آباد	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	//
18	کراچی وسطی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	//
18	پنجاب جنوبی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	//
18	پنجاب شمالی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	//
18	سرگودھا	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	//
18	پوٹھوہار	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	//
20	گوجرانوالہ	امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ کا دورہ	رانا ضیاء الحسن
20	اسلام آباد	تنظیم اسلامی حلقہ اسلام آباد کا سہ ماہی اجتماع	ڈاکٹر اشرف علی
20	سرگودھا	حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی پروگرام	ہارون شہزاد
22	سرگودھا	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ سرگودھا	//
22	لاہور غربی	حلقہ لاہور غربی کے تحت ایک روزہ توسیع دعوت پروگرام	علی اکبر
22	مرکز دارالاسلام	مرکز دارالاسلام میں ایک روزہ تربیتی پروگرام	شاہ وارث
24	سرگودھا	حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام دو روزہ توسیع دعوت پروگرام	محمود عالم
24	لاہور شرقی	حلقہ لاہور شرقی کے تحت سیعی دعوت پروگرام	نعیم اختر عدنان
26	لاہور شرقی	حلقہ لاہور شرقی کے تحت سہ ماہی تربیتی اجتماع	//
26	پوٹھوہار	حلقہ پوٹھوہار کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع	عطاء الرحمن صدیقی
28	سرگودھا	حلقہ سرگودھا، جوہر آباد میں سہ ماہی تربیتی پروگرام	ہارون شہزاد
28	لاہور شرقی	حلقہ لاہور شرقی کے تحت نقباء تربیتی اجتماع	نعیم اختر عدنان
33	لاہور غربی	تنظیم اسلامی لاہور غربی کے تحت ایک دعوتی پروگرام	نائب ناظم دعوت
33	پنجاب جنوبی	ملتان شہر تنظیم کے زیر اہتمام توسیع دعوتی پروگرام	محمد رمضان قادری
34	وسطی زون	اتحاد اُمت اور پاکستان کی سالمیت	سینئر رفیق، وسطی زون
36	سرگودھا	امیر محترم کی سرگودھا کے سالانہ دعوتی دورہ کی مصروفیات	ہارون شہزاد
36	سرگودھا	سہ ماہی تربیتی اجتماع حلقہ سرگودھا	//
36	سرگودھا	بھیرہ میں ایک روزہ سیع عوت پروگرام	//
40	سرگودھا	حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام دو روزہ توسیع دعوت پروگرام	//
44	پوٹھوہار	امیر محترم کا دعوتی دورہ پوٹھوہار	حافظ ندیم مجید
45	لاہور	زونل اجتماع لاہور 2025ء	نعیم اختر عدنان
47	لاہور شرقی	امیر محترم کی نوجوانوں سے خصوصی ملاقات	نعیم اختر عدنان

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں
حلقہ جات خیبر پختونخوا

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
02	باجوڑ غربی	امیر مقامی کا باجوڑ غربی کا دعوتی خطاب	
03	خیبر پختونخوا جنوبی	حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کا سہ ماہی تربیتی اجتماع	سعید اللہ شاہ
06	ملاکنڈ	حلقہ ملاکنڈ کی مقامی تنظیم واڑی کا تربیتی اجتماع	صاحبزادہ خان
06	ملاکنڈ	امیر حلقہ ملاکنڈ کا دعوتی دورہ دیر بالا	ابوکلیم نبی محسن
06	ملاکنڈ	سوات میں دعوتی پروگرام	//
10	خیبر پختونخوا جنوبی	حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام استقبال رمضان پروگرام	محمد شمیم خٹک
11	خیبر پختونخوا جنوبی	حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام توسیعی دعوت پروگرام	//
11	ملاکنڈ	حلقہ ملاکنڈ کی تین مقامی تنظیم کا مشترکہ تربیتی اجتماع	شوکت اللہ شاکر
11	ملاکنڈ	حلقہ ملاکنڈ کے زیر اہتمام اتخیل غالیگے میں تعارفی اجتماع	محمد صدیق
15	ملاکنڈ	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	محمد حسیب آصف
17	ملاکنڈ	امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کا دورہ حلقہ ملاکنڈ	محمد سعید سلارزئی
18	خیبر پختونخوا جنوبی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	محمد حسیب آصف
20	خیبر پختونخوا	اسرائیلی درندگی کے خلاف مظاہرہ	سعید اللہ شاہ
20	خیبر پختونخوا جنوبی	حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	//
22	خیبر پختونخوا جنوبی	خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام نوشہرہ دعوتی پروگرام	//
26	ملاکنڈ	بیبیوڑ، دیر، داروڑہ، واڑی کا سہ ماہی اجتماع	خالد
26	باجوڑ شرقی	باجوڑ شرقی کا سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد سعید سلارزئی
33	ملاکنڈ	امیر حلقہ ملاکنڈ کا دورہ دیر بالا	نبی محسن
33	ملاکنڈ	حلقہ ملاکنڈ کے زیر اہتمام تین روزہ ریفریشر کورس	محمد سعید سالارزئی
34	تیمر گرہ	ماہانہ تربیتی اجتماع تیمر گرہ	محمد یاسین
34	خیبر پختونخوا جنوبی	خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام توسیع عوت پروگرام	سعید اللہ شاہ
34	حلقہ ملاکنڈ	حلقہ ملاکنڈ کے زیر اہتمام تیمر گرہ میں دعوتی اجتماع	محمد یاسین
36	باجوڑ غربی	تنظیم اسلامی باجوڑ کے دورافتادہ رفقاء سے ملاقات	محمد سعید جان
40	خیبر پختونخوا جنوبی	خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام توسیع عوت پروگرام	سعید اللہ شاہ
44	خیبر پختونخوا جنوبی	خیبر پختونخوا جنوبی زیر اہتمام دعوتی خطاب	//

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں
حلقہ جات سندھ

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
02	کراچی جنوبی	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ	محمد سہیل
02	وسطی اور شرقی کراچی	سالانہ اجتماع حلقہ خواتین شمالی، وسطی اور شرقی کراچی	ام معاویہ
04	سکھر	امیر تنظیم اسلامی کا دو روزہ دعوتی دورہ حلقہ سکھر	نصر اللہ انصاری
10	کراچی شرقی	امیر تنظیم اسلامی کا تنظیمی دورہ حلقہ کراچی شرقی	حافظ راسب وسیم
11	کراچی وسطی	حلقہ کراچی وسطی کے زیر اہتمام کل رفقاء رفیقات تربیتی اجتماع	محمد احمد، راشد منہاس
15	کراچی جنوبی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	محمد سہیل
15	کراچی جنوبی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	محمد حسیب آصف
15	حیدر آباد	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	//
15	حیدر آباد	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	//

13	What Made the Sahabah Unstoppable	https://explore. bayyinahtv.com/
14	Eid Mubarak to Everyone!	Umm Hashim
16	Israel Using Al Chatbot 'Genie' to carry out military operations in Gaza	Sarah Khalil
17	The Pahalgam Drama is a Ploy to engage Pakistan in this region	Raza ul Haq
18	The Call of the people Gaza and our role	Tanzeem e Islami
19	The Collective Aim of the Ummah	Dr. Israr Ahmad
20	The Quran and Race Relations	Dr. Israr Ahmad
21	A Short Biograhy of Hazrat Aisha Siddiqa [RA] The Mother of the Believers	Zara Irfan
22	Is There a Crack in Western Support for Genocide	Medea Benjamin, Nicolas J.S. Davies
23	After Israels Right to"Defend Itself" :Attack on a Sovereign Nation Is ok	Pascal Lottaz
24	Israel and the US Began the War............Yet Iran Will Emaerge as a New Defiant Iran	Dr. Firoz Mahboob
25	Agniveers or Mercenaries	Shazia Anwar
26	One Tick and'anti-Semitic' fruit:The'Curse' of being Palestinian	Ahmad Baker
28	Build Regional Stability from the ashes of Netanyahu's War on JCPOA	Javed Zarif
29	Unity among Muslim Countries and the Revival of the Deen	Raza ul Haq
30	Unseen War	Ramzy Baroud
31	The Reality	Soumaya Ghannoshi
32	Unseen War	Abu Zakarya
33	Characteristics of Plenitude and Completion in Muhammad's(SAAW) Prophethood	Dr. Israr Ahmad
35	Israel martyrs 50more in Gaza Qatar call Israeli attack 'state terror'	Al Jazeera
37	Western bids to recognize a Paliestinian state' Israel first	Somdeep Sen
38	Why the Trump-Netanyahu 'peace plan' is a trap	Qassam Muaddi
39	Hand Over your Weapons so We can Slaughter you like sheep and then take your lands!	Fahmi Howedy
40	Why Trump deserves the Nobel Peace Prize!	https://crescent.icit -digital.org/
41	A Practical outline to help the people of Gaza, for our mothers and sisters	Muqaddas Ghumman
43	Characteristics of plenitude and completion in Muhammad's(SAAW)Prophethood	Dr. Israr Ahmed
44	Descending...	Raza ul Haq
46	The Quaid Said	www.sbd.org
48	Twelve Qualities of successful belivers	From social media
49	The "Master ofr the World: "American's National Security Strategy.	Manli o Dinucci

16	کراچی شرقی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	محمد حبیب آصف
18	کراچی وسطی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	//
18	سکھر	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	//
20	سکھر	امیر محترم و نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان کا سالانہ تنظیمی دورہ حلقہ سکھر	نصر اللہ انصاری
20	کراچی جنوبی	مظاہرہ اہل غزہ کی پکار اور ہمارا کردار	محمد سہیل
22	کراچی جنوبی	حلقہ کراچی جنوبی ،سوسائٹی تنظیم میں توسیع دعوت کیمپ	نعمان آفتاب
22	کراچی جنوبی	کراچی جنوبی کے تحت لانڈھی میں توسیعی دعوت پروگرام	طلحہ علی انصاری
22	سکھر	حلقہ سکھر کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع	احمد صادق سومرو
33	کراچی جنوبی	حلقہ کراچی جنوبی کے تحت توسیع دعوت پروگرام	ڈاکٹر اسرار علی
33	کراچی وسطی	حلقہ کراچی وسطی کے تحت نقباء تربیتی اجتماع	فیصل منظور
34	سکھر	امیر حلقہ حیدر آباد کا دورہ سکھر تنظیم	نصر اللہ انصاری
40	حیدر آباد	امیر تنظیم اسلامی کا دعوتی دورہ حلقہ حیدر آباد	عبدالرحیم بیگ مرزا
40	حیدر آباد	حلقہ حیدر آباد کے زیر اہتمام مظاہرہ	امجد حسین چنہ
40	کراچی جنوبی	صمود فلوٹیلا پر حملہ اور گرفتاریوں کے خلاف مظاہرہ	نبیل احمد خان
42	کراچی شرقی	امیر محترم کا دعوتی دورہ کراچی شرقی	حافظ راسب وسیم
44	کراچی جنوبی	کراچی جنوبی کے تحت توسیع دعوت کیمپ	وقاص علی
47	کراچی جنوبی	کراچی جنوبی میں توسیع دعوت کیمپ	محمد سلمان غوری

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

حلقہ بلوچستان

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
11	بلوچستان	حلقہ بلوچستان کے زیر اہتمام شاہرگ ہرنائی میں دعوتی اجتماع	اقتدار احمد خان

انگریزی مضامین

01	Revitalization of Faith: Necessary Precondition of an Islamic Renaissance	Dr. Israr Ahmad
02	No food, no sleep, no hope in Ghaza	Olga Cherevko
03	Is Modern Education Truly "Empowering" Women	Muqaddas Ghumman
04	Can a ceasefire end settler colonial genocide	Muhannad Ayyash
05	Solidarity With Kashmiris Under Indian Occupation	https://Thedigitaltruth .org/articles
06	Will Pakistan US ties hit another low after Trump's Suspension of aid	Tooba Masood
08	The Rationale of Fasting	Shahnaz Ikram
09	Gaza Urgently Needs a more effective Humanitarian approach	Othman Moqbel
11	Putative Statement from a Released Israeli Hostage	Dr.Mahboob Khwaja
12	Weapons and Luxury Goods:The Two Dynamic Sectors of the Global Economy	Michel Chossudovsky

Vol: 34 | Regd. No. C.P.L NO.114 | No.50

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
شوگر فری
میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
یکساں مفید

PHARMA